SUN.21.June.2026
VOLUME:22 NO:146
PRICE: 3=00
Mob:8055362952
Pages:4

waraquetaza.com
waraquetaza.com/E-paper

روزنامہ
نانڈیڑ
Established: May 1994 قائم شدہ: مئی

ورقِ تازہ

RNI No. MAHURD/2006/16935
پربھنی اور نانڈیڑ سے علاحدہ ایڈیشن کی اشاعت

بروز اتوار 21/ جون 2026
جلد: 21 شمارہ نمبر 146
5/محرم الحرام 1448ھ
قیمت 3=00 روپے
صفحات: 4

THE WARAQU-E-TAZA URDU DAILY NANDED
Email:waraquetazadaily@yahoo.co.in- waraquetazadaily@rediffmail.com
HON'RY EDITOR :Mohd.Taqui (M.A,B.Ed)
اعزازی مدیر: محمد تقی (ایم۔اے بی۔ایڈ)

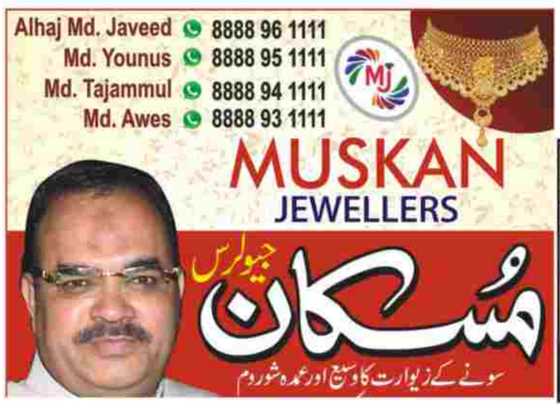

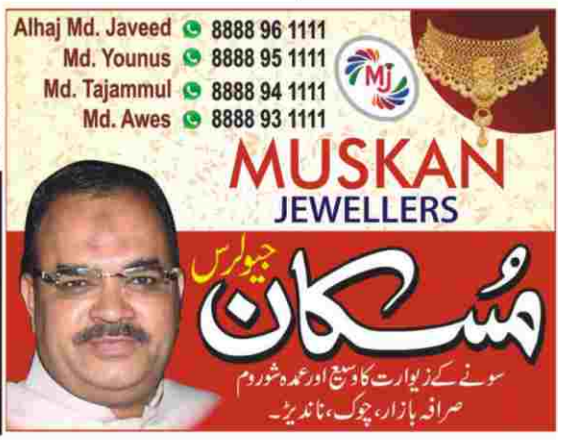

پاسدارانِ انقلاب نے آبنائے ہرمز کو پھر کیا بند

ایران - امریکہ امن معاہدہ خطرے میں

تہران: ایران اور امریکہ کے درمیان امن معاہدہ پر دستخط بھلے ہی ہو گیا، لیکن اس کے بعد بھی حالات پوری طرح پُرامن نہیں ہوئے ہیں۔ امریکہ اور ایران دونوں ہی ممالک کے سرکردہ لیڈران اپنے بیانات کے ذریعہ ایک دوسرے کو 'زیر' ثابت کرنے کی کوشش کرتے رہے ہیں۔ اب خبریں سامنے آ رہی ہیں کہ ایران نے آبنائے ہرمز کو ایک بار پھر بند کرنے کا اعلان کر دیا ہے۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق ایران کی جوائنٹ ملٹری کمانڈ نے آبنائے ہرمز سے جہازوں کی آمد و رفت بند کرنے کا اعلان کیا ہے۔ ہندی نیوز پورٹل 'آج تک' پر شائع ایک رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ آبنائے ہرمز از سر نو بند کرنے کے پیچھے کی وجہ جنگ ختم کرنے والے معاہدہ (ایم او یو) کی امریکہ کے ذریعہ خلاف ورزی، جنوبی لبنان سے فوج نہ ہٹانے اور اسرائیل کے ذریعہ مستقل جنگ بندی کی خلاف ورزی ہے۔ ایران نے اسے پہلا قدم بتایا ہے اور متنبہ کیا ہے کہ اگر خلاف ورزی جاری رہی تو مزید سخت قدم اٹھائے جائیں گے۔ واضح رہے کہ امریکہ اور ایران نے اس ہفتہ ایک مفاہمت کی عرضداشت (ایم او یو) پر دستخط کیا تھا، جس کے بعد آبنائے ہرمز کو پھر سے کھولنے کا اعلان کیا گیا تھا۔ امریکہ اور ایران کے درمیان امن معاہدہ پر دستخط کے کچھ ہی گھنٹوں بعد ہفتہ کے روز جنوبی لبنان میں اسرائیلی حملوں میں کم از کم 7 لوگوں کی موت ہو گئی تھی، جن میں 2 بچے بھی شامل تھے۔ ایسے حالات میں عالمی امور کے کئی ماہرین امن معاہدہ پر خطرہ منڈلانے کا اندیشہ ظاہر کر رہے تھے۔ اب ایران کے ذریعہ آبنائے ہرمز کو پھر سے بند کیا جانا پوری دنیا کے لیے تشویش کا باعث ہے۔

حکومت نے 16 ادویات پر فوری پابندی کی

سپریم کورٹ کی ہدایت کے بعد وزارت صحت نے اٹھایا بڑا قدم

نئی دہلی: (ایجنسیز) صحت اور خاندانی بہبود کی مرکزی وزارت نے بڑا فیصلہ لیتے ہوئے 16 دواؤں (ایف ڈی سی) کی مینوفیکچرنگ، فروخت اور تقسیم پر فوری طور پر پابندی لگا دی ہے۔ وزارت نے اس سلسلے میں ڈرگز اینڈ کاسمیٹکس ایکٹ 1940 کے سیکشن 26اے کے تحت نوٹیفکیشن جاری کیا۔ حکم نامے میں کہا گیا ہے کہ یہ نوٹیفکیشن فوری طور پر نافذ ہو گیا ہے۔ یہ فیصلہ سپریم کورٹ کی ہدایت کے بعد لیا گیا جس میں ملک میں دستیاب فکسڈ ڈوز کمبی نیشن (ایف ڈی سی) ادویات کا جائزہ لینے کا حکم دیا گیا تھا۔ ان ہدایات کے بعد ڈرگ ٹیکنیکل ایڈوائزری بورڈ (ڈی ٹی اے بی) نے ایک ماہر کمیٹی تشکیل دی۔ اس کا مقصد مختلف ایف ڈی سی ادویات کی جانچ کر کے ان دواؤں کی شناخت کرنا تھا جو غیر سائنسی، طبی طور سے غیر منصفانہ، یا انسانی صحت کے لیے ممکنہ طور پر خطرناک ہو سکتی ہیں۔ وزارت نے ایک بیان میں کہا کہ ایک ماہر کمیٹی کی سائنسی تشخیص اور سفارشات کی بنیاد پر حکومت نے 16 دواؤں (ایف ڈی سی) کے خلاف کارروائی کی ہے جن کا طبی جواز صحیح نہیں پایا گیا اور جن کا مسلسل استعمال ممکنہ خطرات کے سلسلے میں فائدہ مند نہیں مانا گیا۔ ممنوعہ ایف ڈی سی مختلف میڈیکل زمروں سے متعلق ہیں، جن میں بعض ڈرمیٹولوجیکل ادویات، ینالجیسک اور اینٹی کنولسنٹس اور اینٹی بائیوٹک پر مبنی دوائیں شامل ہیں۔ وزارت نے کہا کہ یہ کارروائی حکومت کی اس بات کو یقینی بنانے کی مسلسل کوششوں کے مطابق ہے کہ عوام کو صرف محفوظ، موثر اور سائنسی طور پر تصدیق شدہ ادویات دستیاب ہوں۔ اس سے پہلے بھی تفصیلی سائنسی جائزے کے بعد کئی دواؤں (ایف ڈی سی) پر پابندی لگائی گئی تھی۔ بیان میں مزید کہا گیا ہے کہ اس کے مطابق ملک بھر میں 16 ایف ڈی سی کی مینوفیکچرنگ (فروخت کے لیے)، فروخت، تقسیم اور سپلائی پر پورے میں فوری طور پر روک رہے گی۔ اس سلسلے میں تمام ریاستی ڈرگ کنٹرولرز، ریگولیٹری اتھارٹیز اور انفورسمنٹ ایجنسیوں کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ ان اطلاعات کی سختی سے تعمیل اور عمل درآمد کو یقینی بنائیں۔ وزارت نے ڈرگس مینوفیکچررز، امپورٹرز، ڈسٹری بیوٹرز اور دیگر اسٹیک ہولڈرز کو بھی قانون کے التزامات کی تعمیل کرنے کے لیے ضروری اصلاحی اقدامات کرنے کا مشورہ دیا ہے۔

نیٹ کے ایک اور طالب علم نے کی خودکشی

کمرے میں پھندے سے لٹکی ملی لاش

غازی آباد: (ایجنسیز) اتر پردیش کے غازی آباد میں نیٹ امتحان کی تیاری کر رہے ایک 22 سالہ طالب علم نے اپنے کمرے میں پھندے سے لٹک کر مبینہ طور پر خودکشی کر لی۔ خودکشی کرنے سے قبل طالب علم نے ایک جذباتی ویڈیو بھی ریکارڈ کی، جس میں اس نے اپنی موت کی وجہ بیان کی ہے۔ پولیس نے لاش کو قبضے میں لے کر معاملے کی تحقیقات شروع کر دی ہے۔ یہ افسوسناک واقعہ غازی آباد کے وجے نگر تھانہ علاقے کا ہے۔ ہندی نیوز پورٹل 'آج تک' پر ذرائع کے حوالے سے شائع خبر کے مطابق 22 سالہ طالب علم طویل عرصے سے نیٹ امتحان پاس کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔ مسلسل کئی کوششوں کے بعد بھی کامیابی نہ ملنے سے وہ شدید تناؤ میں تھا۔ جمعرات (18 جون) کی رات وہ روزانہ کی طرح اپنے کمرے میں پڑھنے کے لیے گیا تھا۔ اگلی صبح جب کافی دیر تک کمرہ نہیں کھلا تو اہل خانہ نے اندر جا کر دیکھا، اس کی لاش پھندے سے لٹکی ملی۔ واقعہ کی اطلاع ملتے ہی وجے نگر تھانہ کی پولیس موقع پر پہنچی اور وہاں سے ضروری ثبوت اکٹھے کیے۔ تحقیقات کے دوران پولیس کو پتہ چلا کہ طالب علم نے خودکشی سے قبل اپنے موبائل سے ایک ویڈیو ریکارڈ کی تھی۔ اس ویڈیو میں اس نے کہا کہ وہ کئی کوششوں کے بعد بھی نیٹ امتحان پاس نہیں کر پایا، جس کی وجہ سے وہ ذہنی دباؤ میں تھا۔ ویڈیو میں اس نے یہ بھی واضح کیا کہ اس کی موت کے لیے کوئی بھی ذمہ دار نہیں ہے۔ کوتوالی کی اے سی پی اُپاسنا پانڈے نے معاملے کی تصدیق کی ہے۔ پولیس نے طالب علم کے موبائل سے ملنے والی ویڈیو کو اپنے قبضے میں لے کر جانچ شروع کر دی ہے۔ ساتھ ہی جائے وقوعہ سے بھی ضروری شواہد اکٹھے کیے گئے ہیں۔ لاش کو پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا گیا ہے اور پولیس معاملے کے تمام پہلوؤں کی جانچ کر کے آگے کی قانونی کارروائی کر رہی ہے۔ واضح رہے کہ یہ پورا معاملہ ایسے وقت میں سامنے آیا ہے، جب اتوار (21 جون) کو ملک اور بیرون ملک میں نیٹ-یو جی کا ری-ایگزام ہونے جا رہا ہے۔ اس امتحان میں ملک و بیرون ملک سے 22.79 لاکھ سے زیادہ امیدوار شامل ہونے جا رہے ہیں۔ یہ میڈیکل داخلہ امتحان ہمیشہ کی طرح پین اینڈ پیپر (آف لائن) موڈ میں منعقد کیا جائے گا۔ امتحان کا وقت دوپہر 2:00 بجے سے شام 5:15 بجے تک طے کیا گیا ہے۔ جبکہ پی ڈبلیو ڈی اور پی ڈبلیو بی ڈی زمرے کے اہل طلبہ کو قوانین کے مطابق اضافی وقت دیا جائے گا، جس سے وہ شام 6:20 بجے تک اپنا امتحان مکمل کر سکیں گے۔

ممبئی میں پانی کی قلت جاری، جھیلیں سوکھ گئیں، پانی تہہ تک پہنچ گیا

ممبئی: ممبئی والے مانسون کا انتظار کر رہے ہیں۔ شہر کو پانی فراہم کرنے والی سات جھیلوں میں صرف 34.9 فیصد پانی رہ گیا ہے۔ یہ اعداد و شمار بی ایم سی نے 19 جون کو جاری کیے تھے۔ مانسون پچھلے آٹھ دنوں سے ایک ہی جگہ اٹکا ہوا ہے، جس کی وجہ سے جھیلوں کے پانی کی سطح مسلسل کم ہو رہی ہے۔ ممبئی شہر سات جھیلوں سے پانی حاصل کرتا ہے جس میں بھاتسا، اپر ویترنا، درمیانی ویترنا، مودک ساگر، تانسا، وہار اور تلسی۔ ان میں سے چار جھیلیں بی ایم سی کے کنٹرول میں ہیں جبکہ تین جھیلیں مہاراشٹر حکومت کی ہیں۔ بی ایم سی کے ہائیڈرولک ڈپارٹمنٹ کے مطابق، ان تمام جھیلوں میں اس وقت صرف 34.9 فیصد پانی باقی ہے۔ یہ پچھلے تین سالوں میں اس تاریخ کی سب سے کم سطح ہے۔ پچھلے سال اس وقت پانی کی سطح 27.12 فیصد تھی اور 2024 میں یہ 24.10 فیصد تھی۔ اس کا مطلب ہے کہ اس سال پانی کی قلت سب سے شدید ہے۔

شاہدرہ ریلوے اسٹیشن پر سیٹ کے لیے شدید جھگڑا

ایک نوجوان کا پیٹ پیٹ کر قتل

دہلی: قومی راجدھانی دہلی کے پرانی دہلی ریلوے اسٹیشن پر ٹرین میں سیٹ کو لے کر زوردار جھگڑا دیکھنے کو ملا ہے۔ سیٹ کے لیے شروع ہونے والا تنازعہ اس قدر بڑھ گیا کہ ایک نوجوان کی جان چلی گئی۔ واقعہ کے بعد ریلوے اسٹیشن اور آس پاس کے علاقے میں ہلچل سی مچ گئی۔ پولیس نے مقدمہ درج کر کے اس واقعہ کی تحقیقات شروع کر دی ہے۔ ڈی سی پی ریلوے کے مطابق پرانی دہلی ریلوے اسٹیشن تھانے کو شاہدرہ ریلوے اسٹیشن کے پلیٹ فارم نمبر 3 پر ہونے والی پُرتشدد مار پیٹ کی اطلاع ملی تھی۔ اطلاع ملتے ہی تفتیشی افسر موقع پر پہنچے اور معاملے کی جانچ شروع کر دی۔ ابتدائی تحقیقات میں معلوم ہوا کہ اتر پردیش کے ضلع باغپت کے رہائشی پنکج دھاما یوگا ایکسپریس میں سیٹ حاصل کرنے کے لیے سوار ہونے کی کوشش کر رہے تھے۔ اسی دوران ان کا کچھ ہم سفر مسافروں کے ساتھ تنازعہ ہو گیا۔ الزام ہے کہ تنازعہ بڑھنے پر ہم سفر مسافروں نے پنکج کے ساتھ شدید مار پیٹ کی۔ انہیں گھونسوں اور لاتوں سے بری طرح پیٹا گیا، جس کے باعث وہ شدید زخمی ہو گئے۔ موصولہ خبروں میں بتایا جا رہا ہے کہ مار پیٹ میں زخمی ہونے والے پنکج دھاما کو فوری علاج کے لیے جی ٹی بی اسپتال لے جایا گیا۔ تاہم اسپتال پہنچنے پر ڈاکٹروں نے انہیں مردہ قرار دے دیا۔ ریلوے پولیس نے اس معاملہ میں 'بھارتیہ نیائے سنہتا' کی دفعات 105 اور 3(5) کے تحت مقدمہ درج کرنے کا عمل شروع کر دیا ہے۔ حکام کا کہنا ہے کہ اس واقعہ میں ملوث افراد کی شناخت کی جا رہی ہے اور جلد ہی مزید قانونی کارروائی کی جائے گی۔ یہ بھی خبریں سامنے آ رہی ہیں کہ اس پُرتشدد واقعہ کے دوران ریلوے پروٹیکشن فورس کے ایک کانسٹیبل نے مداخلت کرتے ہوئے صورت حال کو پُرامن بنانے کی کوشش کی تھی۔ فی الحال پولیس معاملے کے تمام پہلوؤں کی جانچ کر رہی ہے اور واقعہ سے متعلق مزید معلومات کا انتظار کیا جا رہا ہے۔

راجستھان میں مساجد کا انہدام آئینی حقوق

مذہبی آزادی اور حق عبادت پر کاری ضرب: جمعیۃ علماء ہند

نئی دہلی: راجستھان کے سرحدی اضلاع میں مساجد، مزارات اور دیگر مذہبی مقامات کے انہدام پر جمعیۃ علماء ہند نے سخت احتجاج کا اظہار کرتے ہوئے اسے آئینی حقوق، مذہبی آزادی اور حق عبادت پر کاری ضرب قرار دیا ہے۔ چنانچہ پیش آمدہ حالات کا جائزہ لینے کے لیے صدر جمعیۃ علماء ہند مولانا محمود اسعد مدنی کی ہدایت پر آج ایک اعلیٰ سطحی وفد مولانا مفتی محمد عفان منصور پوری صدر جمعیۃ علماء یوپی کی قیادت میں راجستھان پہنچا۔ جودھپور پہنچنے پر وفد کا استقبال جمعیۃ علماء راجستھان کے جنرل سکریٹری مولانا عبدالواحد کھتری و دیگر ذمہ داروں نے کیا، جس کے بعد وفد نے باڑمیر اور دیگر متاثرہ علاقوں کا دورہ کیا۔ اس مناسبت سے باڑمیر میں متاثرہ مساجد و مدارس کے ذمہ داران کے ساتھ ایک اہم اجلاس منعقد ہوا جس میں موجودہ صورت حال اور آئندہ کی قانونی حکمت عملی پر تفصیلی غور و خوض کیا گیا۔ وفد نے مقامی لوگوں کو یقین دلایا کہ وہ اس مشکل گھڑی میں تنہا نہیں ہیں، بلکہ جمعیۃ علماء ہند ان کے شانہ بشانہ کھڑی ہے۔ صدر جمعیۃ علماء ہند مولانا محمود اسعد مدنی نے اپنے پیغام میں کہا ہے کہ جمعیۃ مذہبی آزادی اور عبادت گاہوں کے تحفظ کے لیے ہر ممکن کوشش جاری رکھے گی۔ اس موقع پر وفد نے نام نہاد 'آپریشن کلین' مہم میں یک طرفہ کارروائی پر سوال اٹھایا اور کہا کہ اگر یہاں عبادت گاہیں اور مذہبی مقامات صدیوں سے ملکی سلامتی کے لیے خطرہ نہیں تھیں تو اچانک انہیں خطرہ قرار دینا نہ صرف حیران کن بلکہ انصاف اور منطق کے بھی خلاف ہے۔ دوسری طرف یہ کارروائی سپریم کورٹ کے حکم کی صریح خلاف ورزی اور توہین عدالت ہے۔ وفد نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ مذہبی مقامات کے خلاف یکطرفہ کارروائیوں کو فوری طور پر روکا جائے، قانون کی بالادستی کو یقینی بنایا جائے اور تمام شہریوں کے آئینی حقوق کا یکساں تحفظ کیا جائے۔ وفد نے یہ بھی واضح کیا کہ عبادت گاہوں کو نشانہ بنا کر ملک کو مضبوط نہیں کیا جا سکتا۔ آئین کی بالادستی، مساوی انصاف اور تمام شہریوں کے حقوق کا تحفظ، قومی یکجہتی کی ہی قومی سلامتی حقیقی بنیاد ہے۔ وفد نے مسلمانوں سے اپیل کی کہ اللہ کی جانب خوب متوجہ ہوں، استغفار و دعاء کا اہتمام کریں، باجماعت نمازوں کی ادائیگی کے ذریعہ مساجد کو آباد رکھیں اور امن و امان برقرار رکھیں۔ صورت حال سے متعلق تفصیل بتاتے ہوئے جمعیۃ علماء ہند کے نائب صدر قاری محمد امین پوکرن اور جمعیۃ علماء راجستھان کے جنرل سکریٹری مولانا عبدالواحد کھتری نے بتایا کہ جمعیۃ علماء ہند اس سلسلے میں سپریم کورٹ و ہائی کورٹ کے اعلیٰ سطحی وکلاء سے مشورہ جاری ہے اور جلد قانونی چارہ جوئی کی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ مغربی راجستھان کے اضلاع بیکانیر، پھلودی، جیسلمیر اور باڑمیر میں اب تک متعدد مساجد، مزارات اور دیگر مذہبی مقامات کو منہدم کیا جا چکا ہے۔ بیکانیر میں 4 مساجد جبکہ پھلودی، جیسلمیر اور باڑمیر میں 9 مساجد اور متعدد مزارات زمین دوز کر دیے گئے ہیں، نیز کئی دیگر مذہبی مقامات کو نوٹس بھی جاری کیے گئے ہیں۔ ان میں جیسلمیر کے رام گڑھ-تنوٹ بائی پاس روڈ پر واقع تقریباً 250 سال قدیم درگاہ حضرت محمود شاہ جیلانی بھی شامل ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ راجستھان کا یہ سرحدی علاقہ پڑوسی ملک سے 200 کلومیٹر لمبی سرحد سے متصل ہے اور تقسیم ہند سے قبل ہی یہاں بڑی تعداد میں مسلمان آباد ہیں۔ صدیوں سے قائم سینکڑوں مساجد، مزارات اور دیگر عبادت گاہیں مقامی تاریخ اور تہذیبی ورثے کا حصہ ہیں۔

عدالت سے خان سر کو بڑی راحت، آئندہ تاریخ تک

عبوری تحفظ میں توسیع، مخالف فریق نے لگائے سنگین الزام

پٹنہ: (ایجنسیز) پٹنہ کے مشہور کوچنگ معاملے میں ٹیچر فیصل خان عرف خان سر کو عدالت سے بڑی راحت ملی ہے۔ ہفتہ کو پٹنہ سول کورٹ میں سماعت کے دوران عدالت نے ان کی پیشگی ضمانت کی درخواست پر غور کرتے ہوئے عبوری تحفظ میں اگلی سماعت تک توسیع کر دی۔ اس کے ساتھ ہی ان کی گرفتاری پر لگائی گئی روک بھی برقرار رہے گی۔ سماعت کے دوران پولیس کی جانب سے معاملے کی کیس ڈائری عدالت میں پیش کی گئی۔ دستاویزات کا جائزہ لینے کے بعد عدالت نے فریقین کے دلائل سنے اور فی الحال موجودہ صورتحال برقرار رکھنے کی ہدایت کی۔ عدالت نے فیصل خان اور معاملے سے وابستہ دیگر فریقین کو 'زبردستی کارروائی نہیں' کا تحفظ فراہم کرتے ہوئے پولیس کو کسی بھی سخت کارروائی سے فی الحال گریز کرنے کے لیے کہا ہے۔ معاملے میں خان سر کے سیکورٹی اہلکاروں کی درخواست ضمانت پر بھی سماعت ہوئی۔ اس دوران دونوں فریق کے وکلاء کے درمیان زبردست بحث دیکھنے کو ملی۔ حالانکہ عدالت نے اس سلسلے میں اپنا حتمی فیصلہ محفوظ رکھا ہے۔ دوسری جانب مخالف فریق کی نمائندگی کرتے ہوئے ایڈوکیٹ نرنجن کمار نے پیشگی ضمانت عرضی کی مخالفت کرتے ہوئے عدالت میں کئی دلائل پیش کیے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ پورے تنازعہ کی سازش کوچنگ انسٹی ٹیوٹ کے اندر رچی گئی تھی۔ اس کے ساتھ ہی انہوں نے الزام لگایا کہ متعلقہ شکایات کے باوجود اب تک ایف آئی آر درج نہیں کی گئی ہے۔ انہوں نے معاملے کی غیر جانبدارانہ اور مکمل تحقیقات کی ضرورت پر زور دیا۔ فی الحال عدالت کے حکم کے بعد خان سر کو آئندہ سماعت تک راحت مل گئی ہے اور معاملے پر سبھی کی نظریں لگی ہوئی ہیں۔

مودی-ٹرمپ ملاقات: 'ایسا لگ رہا تھا جیسے کمپنی کا ایجنٹ مالک سے بات کر رہا ہے'، کانگریس کا پی ایم مودی پر حملہ

پیرس: فرانس میں جی-7 اعلیٰ سطحی سمّیلن کے دوران ہندوستانی وزیر اعظم نریندر مودی اور امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ کی ملاقات پر آج کانگریس نے کچھ اہم سوالات اٹھائے ہیں۔ کانگریس ترجمان پون کھیڑا نے پریس کانفرنس کے دوران پی ایم مودی کے رویہ پر حیرانی ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ "ڈونالڈ ٹرمپ کے سامنے نریندر مودی کی نظریں جھکی ہوئی تھیں۔ وہ صوفے پر دُبک کر بیٹھے ہوئے تھے اور ٹرمپ کو 'ایکسیلنسی' کہہ رہے تھے۔ یہ بہت شرمناک رہا۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے کمپنی کا ایجنٹ مالک سے بات کر رہا ہو اور ہم نے ایسا وزیر اعظم پہلے کبھی نہیں دیکھا۔" وہ مزید کہتے ہیں کہ "امریکہ نے ہمارے 3 ملاحوں کا قتل کر دیا اور ٹرمپ نے افسوس تک ظاہر نہیں کیا، کیونکہ نریندر مودی تو دُبک کر بیٹھے تھے اور اپنی تعریف سے ہی خوش تھے۔ اپنی بات کو آگے بڑھاتے ہوئے پون کھیڑا نے کہا کہ "نریندر مودی کھی کھی کر ہنستے رہے، لیکن ہندوستانی ملاحوں کے قتل پر ٹرمپ سے ایک سوال نہیں پوچھ پائے، کیونکہ ان کے چہرے (چہرے پر نکھار) کی تعریف ہو گئی تھی۔ ایس جے شنکر مارکو روبیو سے ڈانٹ کھا کر واپس آتے ہیں، نریندر مودی اپنے چہرے کی تعریف سن کر واپس آ جاتے ہیں۔ بہت برا لگ رہا ہے کہ سب سے بڑی جمہوریت کی حکومت عالمی پلیٹ فارم پر اتنی بے آبرو ہو کر واپس آ جاتی ہے۔" منموہن حکومت کا ایک واقعہ یاد کرتے ہوئے کانگریس لیڈر نے کہا کہ "دیویانی کھوبراگڑے معاملہ میں منموہن سنگھ نے بطور وزیر اعظم امریکہ کو جو پیغام دیا تھا، اس سے پوری دنیا حیران ہو گئی تھی۔ لیکن ٹرمپ کے سامنے نریندر مودی ہندوستانی ملاحوں کے قتل کی بات تک نہیں کہہ سکے، کیونکہ ان کے لیے ملک نہیں، پی آر فرسٹ ہے۔" وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ "پاکستان کو ایف اے ٹی ایف کی گرے لسٹ میں لانے والی یو پی اے حکومت تھی، لیکن آج مودی کے دوست ٹرمپ 'آپریشن سندور' کے بعد عاصم منیر کو عشائیہ پر بلاتے ہیں۔" تلخ انداز اختیار کرتے ہوئے انہوں نے یہاں تک کہہ دیا کہ "ہمیں انگریزوں کو بھگانے میں 200 سال لگے، لیکن 12 سال میں نریندر مودی پھر سے غلامی لے آئے۔"

بی جے پی سیاسی خرید و فروخت میں مصروف ہے، لیکن عام آدمی

بنیادی ضروریات بھی پوری کرنے کے قابل نہیں رہا: کھڑگے

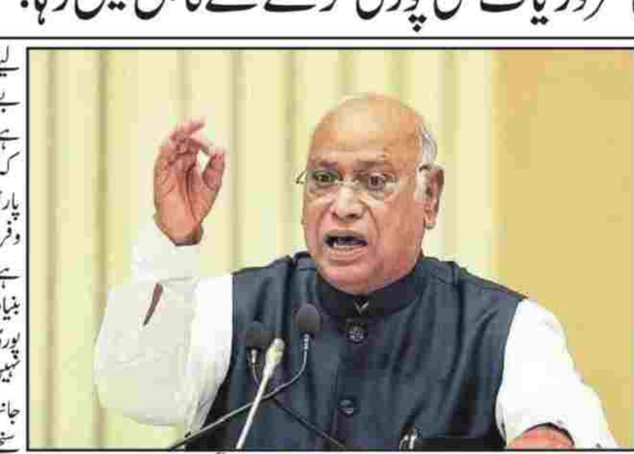

نئی دہلی: کانگریس نے تیزی سے گھٹتی ہوئی بچت اور مہنگائی کے معاملے پر حکومت کو ہدف تنقید بنایا ہے۔ کانگریس نے کہا کہ بی جے پی دوسری پارٹیوں کے لیڈروں کو خریدنے میں مصروف ہے، جبکہ عام آدمی کے لیے ضروری چیزیں خریدنا بھی مشکل ہو گیا ہے۔ کانگریس صدر ملکارجن کھڑگے نے الزام عائد کیا کہ مودی حکومت کے معیشت کے ناقص انتظام کے بوجھ تلے عام خاندان برباد ہو رہے ہیں۔ 'ایکس' پوسٹ میں ملکارجن کھڑگے نے لکھا کہ "مہنگائی کی وجہ سے بچت تیزی سے کم ہو رہی ہے۔ چیزیں مہنگی ہو گئی ہیں، امیدیں ٹوٹی ہیں، عدم مساوات بڑھی ہے، دنیا میں ساکھ گری ہے اور نوجوانوں میں شدید غصہ بڑھتا جا رہا ہے۔" اپنی پوسٹ میں کانگریس کے قومی صدر نے یہ بھی لکھا کہ "مودی حکومت کے معیشت کے ناقص انتظام کے بوجھ تلے خاندان تباہ ہو رہے ہیں۔ خوردہ مہنگائی 16 مہینوں کی بلند ترین سطح پر ہے۔ کھانے پینے کی چیزوں کی مہنگائی 4.78 فیصد ہے، تھالی سے ٹماٹر غائب ہے۔ طبی مہنگائی 15 فیصد سے زیادہ ہے۔ روپیہ تیزی سے گر رہا ہے۔ غیر ملکی سرمایہ کار ہم سے دور ہو رہے ہیں۔ نوجوانوں کے لیے نوکریاں نہیں ہیں، بے روزگاری بڑھ رہی ہے۔" وہ مزید لکھتے ہیں کہ "بی جے پی دوسری پارٹیوں سے سیاسی خرید و فروخت میں مصروف ہے، لیکن عام آدمی بنیادی ضروریات بھی پوری کرنے کے قابل نہیں رہا!" دوسری جانب آر بی آئی گورنر سنجے ملہوترا نے وارننگ دی ہے کہ مانیٹری پالیسی کمیٹی (ایم پی سی) کو مہنگائی کے ٹرینڈ پر نظر رکھنی ہوگی، خاص طور پر مئی میں ایندھن کی قیمتوں میں ہونے والی تبدیلیوں کے پیش نظر۔ انہوں نے کہا کہ "ہمیں مہنگائی کے رجحان پر نظر رکھنے کی ضرورت ہے۔ مستقبل میں، مئی کے دوران پٹرول اور ڈیزل کی خوردہ قیمتوں میں ہونے والی تبدیلیوں کے باعث آنے والے مہینوں میں ایندھن سے جڑی مہنگائی بڑھ سکتی ہے۔"

شیوسینا یو بی ٹی نے باغی اراکین پارلیمنٹ کو جاری کیا 'وجہ بتاؤ نوٹس'، رکنیت منسوخ کرنے کی دی وارننگ

ممبئی: شیوسینا (یو بی ٹی) نے اپنے باغی اراکین پارلیمنٹ کو وہپ جاری ہونے کے باوجود میٹنگ میں شامل نہ ہونے پر 'شوکاز نوٹس' (وجہ بتاؤ نوٹس) جاری کیا ہے۔ اس کے لیے تمام اراکین پارلیمنٹ کو 24 گھنٹے کا وقت دیا گیا ہے۔ رپورٹس کے مطابق لوک سبھا میں پارٹی کے چیف وہپ انل دیسائی نے غیر حاضر اراکین پارلیمنٹ کو باقاعدہ وجہ بتاؤ نوٹس جاری کیا ہے۔ ان اراکین پارلیمنٹ کو اپنے رویے پر تحریری وضاحت دینے کے لیے 24 گھنٹے کی سخت ڈیڈ لائن دی گئی ہے۔ اس نوٹس میں صاف طور پر کہا گیا ہے کہ اگر طے شدہ وقت کے اندر جواب نہیں آتا ہے، تو یہ مان لیا جائے گا کہ اراکین پارلیمنٹ نے پارٹی کی رکنیت چھوڑ دی ہے۔ اس کے بعد ان کے خلاف آئین کے دسویں شیڈول یعنی دَل بدل قانون کے تحت کارروائی ہوگی۔ نوٹس میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ پارٹی وہپ ملنے کے باوجود منگل (18 جون) کو ہوئی لوک سبھا اراکین پارلیمنٹ کی میٹنگ میں موجود نہ رہنے کے لیے وجہ بتاؤ نوٹس دیا جا رہا ہے۔ 16 جون کو پارٹی کا وہپ جاری ہوا تھا، جس میں میٹنگ کے بارے میں معلومات دی گئی تھی۔ یہ معلومات سب کو ای میل، واٹس ایپ اور دہلی میں واقع آپ کی رہائش گاہ پر بھیجی گئی تھی، لیکن آپ لوگ اس میٹنگ میں شامل نہیں ہوئے اور نہ ہی آپ لوگوں نے نہ آنے کی وجہ بتائی۔ اسے پارٹی نے بہت ہی سنجیدگی سے لیا ہے۔ یہ پارٹی وہپ کی خلاف ورزی ہے۔ اس لیے یہ وجہ بتاؤ نوٹس جاری کیا گیا ہے۔ انل دیسائی نے کہا کہ پارٹی کے چیف سکریٹری کے طور پر وہ یہ وجہ بتاؤ نوٹس جاری کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ نوٹس ملنے کے 24 گھنٹے کے اندر آپ لوگوں کو پارٹی مخالف رویے کے بارے میں وضاحت دینی ہوگی۔ اگر اس وقت کی حد کے اندر مناسب جواب یا وضاحت نہیں ملی تو یہ مان لیا جائے گا کہ آپ نے اپنی مرضی سے شیوسینا (ادھو بالا صاحب ٹھاکرے) پارٹی کی رکنیت چھوڑ دی ہے۔ ہندوستانی آئین کے دسویں شیڈول کے تحت آپ کے ان اقدامات کے نتائج کے لیے آپ کو ہی ذمہ دار ٹھہرایا جائے گا۔ شیوسینا (یو بی ٹی) کا یہ نوٹس ایسے وقت میں آیا ہے جب پارٹی اندرونی چیلنجز اور دل بدل کے بحران سے نبرد آزما ہے۔ دراصل 'آپریشن ٹائیگر' کے درمیان یو بی ٹی ارکین پارلیمنٹ کے ایک ناتھ شندے گروپ میں بڑے پیمانے پر شامل ہونے کے خدشے نے پارٹی کو بحران میں ڈال دیا ہے۔ جمعرات کو نئی دہلی میں پارٹی قیادت کی طرف سے بلائی گئی پارلیمانی پارٹی کی میٹنگ میں یہ پھوٹ کھل کر سامنے آ گئی۔ پارٹی کے 9 اراکین پارلیمنٹ میں سے صرف 3 اروند ساونت، انل دیسائی اور راجا بھاؤ واجے ہی میٹنگ میں پہنچے۔ باقی 6 اراکین پارلیمنٹ ناگیش آشٹیکر، سنجے دیشمکھ، سنجے جادھو، سنجے دینا پاٹل، اوم پرکاش راجے نمبالکر اور بھاؤ صاحب واکچورے غائب رہے۔

رام مندر عطیہ تنازعہ: 60 کلوگرام چاندی کی شیلائیں اور ہار بھی ریکارڈ سے غائب، ایس آئی ٹی تحقیقات میں مصروف

رام مندر عطیہ چوری معاملہ کی ایس آئی ٹی جانچ جاری ہے۔ اس دوران ہندی نیوز پورٹل 'آج تک' نے ایک رپورٹ شائع کی ہے، جس میں دعویٰ کیا ہے کہ ان کے پاس ایسے قیمتی عطیات یا نذرانوں کی تصاویر موجود ہیں، جن کی تلاش میں ایس آئی ٹی مصروف ہے۔ رپورٹ کے مطابق رام مندر کی پران پرتشٹھا کے دوران رام للا کو نذر کی گئی اور مندر کی بنیاد میں رکھنے کے لیے دی گئی چاندی کی شیلا تفتیش کی ایک بڑی پہیلی بن گئی ہیں۔ اس کے علاوہ جونپور کے وشوکرما خاندان کی جانب سے پیش کردہ ہار کا بھی کوئی ریکارڈ نہیں مل پا رہا ہے۔ 'آج تک' کے مطابق جانچ کے 6 دنوں کے دوران ایس آئی ٹی نے ان عطیات کا ریکارڈ اور موجودہ حالت جاننے کی کوشش کی، لیکن اب تک کوئی واضح معلومات سامنے نہیں آئی ہیں۔ جویلرز ایسوسی ایشن کی جانب سے رام مندر کی بنیاد میں رکھنے کے لیے دی گئی 60 کلو چاندی کی شیلاؤں کا بھی کوئی ٹھوس ریکارڈ تحقیقاتی ٹیم کو نہیں ملا ہے۔

این ٹی اے نے مانی غلطی، نیٹ امیدوار کا امتحانی مرکز ہوگا تبدیل

ابوظہبی میں نہیں اب ناگپور میں ہی امتحان دے گا عبداللہ

ناگپور: ملک کے باوقار امتحانات میں سے ایک نیٹ (قومی اہلیت کم داخلہ ٹیسٹ) کے پیپر لیک پر چوطرفہ اٹھنے والے وبال اور ہنگامے کے بعد دوبارہ کرائے جا رہے امتحان کے سلسلے میں بھی لاپرواہیاں ختم ہونے کا نام نہیں لے رہی ہیں۔ ناگپور کے ایک نیٹ امیدوار کو 21 جون کے دوبارہ امتحان کے لیے ابوظہبی (یو اے ای) کا امتحانی مرکز الاٹ کر دیا گیا تھا۔ 'ٹی وی 9' کی رپورٹ کے مطابق نیشنل ٹیسٹنگ ایجنسی (این ٹی اے) کی مبینہ تکنیکی گڑبڑی کی وجہ سے ناگپور کے طالب علم عبداللہ محمد طالب کو 21 جون کو ہونے والے 'نیٹ ری ایگزام' کے لیے ابوظہبی سینٹر ملا تھا۔ اب این ٹی اے نے 'ایکس' پر بیان جاری کر کہا کہ "اس شکایت کا ازالہ کیا جا رہا ہے اور ضروری تصدیق کے بعد اگلے چند گھنٹوں میں امیدوار کو ناگپور میں امتحانی مرکز الاٹ کر دیا جائے گا۔" واضح رہے کہ امتحانی مرکزی کی تبدیلی کے سبب طالب علم اور اس کے اہل خانہ کافی پریشان تھے کیونکہ امتحان میں صرف ایک دن باقی ہے۔ متاثرہ طالب علم نے اپنی پریشانی شیئر کرتے ہوئے بتایا کہ ان کے پاس تو پاسپورٹ بھی نہیں ہے کہ وہ وہاں امتحان دینے جا سکیں۔ اس سے قبل سابقہ امتحان میں عبداللہ کو ناگپور میں ہی امتحان سینٹر الاٹ کیا گیا تھا۔ طالب علم نے اپنی درخواست میں سینٹر کے لیے ناگپور، وردھا کو ترجیح دی تھی لیکن اس کو نظر انداز کرتے ہوئے این ٹی اے نے مقامی متبادل کے بجائے بیرون ملک امتحان کا سینٹر الاٹ کر دیا تھا۔

انڈیا، بنگلہ دیش سرحد پر کشیدگی: ’بارڈر پر لائٹس بند کی جاتی ہیں اور گیٹ کھول کر لوگوں کو بنگلہ دیش کی جانب دھکیل دیا جاتا ہے‘

قیصر اندرابی، ناگیب بہار

انڈین ریاست مغربی بنگال میں مئی 2026 میں ممتا بینرجی کی حکومت کی تبدیلی کے بعد سے بنگلہ دیش سے متصل سرحدی علاقوں میں کشیدگی بڑھتی جا رہی ہے۔ بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) نے مغربی بنگال کے انتخابات میں ریاست میں مبینہ غیر قانونی تارکین وطن کے خلاف کارروائی کو اپنے اہم انتخابی وعدوں میں شامل کیا تھا۔ بی جے پی کا مؤقف تھا کہ بنگلہ دیش سے آنے والے ایسے غیر قانونی افراد کی نشاندہی کر کے انھیں واپس بھیجا جائے گا۔ اب حکومت سنبھالنے کے چند ہی ہفتوں بعد سرحدی علاقوں میں ایسے واقعات سامنے آ رہے ہیں جنھوں نے بنگلہ دیش اور انڈیا کے تعلقات کو مزید تناؤ کا شکار کر دیا ہے۔ بنگلہ دیش اور انڈیا کے درمیان چار ہزار کلومیٹر سے زیادہ طویل سرحد قائم ہے، جو دنیا کی طویل ترین بین الاقوامی سرحدوں میں شمار کی جاتی ہے۔ بنگلہ دیش کی سرحدی محافظ فورس ’بی جی بی‘ کا الزام ہے کہ انڈیا کی سرحدی فورس ’بی ایس ایف‘ رات کے اندھیرے میں سرحدی علاقے کی لائٹس بند کرتی ہے، خاردار باڑ میں نصب گیٹ کھولتی ہے اور لوگوں (مبینہ غیر قانونی بنگلہ دیشی شہری) کو دھکیل کر ’نو مینز لینڈ‘ پر چھوڑ دیتی ہے۔ کسی بھی بین الاقوامی سرحد پر ’نو مینز لینڈ‘ اُس علاقے کو کہا جاتا ہے جو کسی کی ملکیت میں نہ ہو اور جو دو ممالک کی سرحدوں کے درمیان واقع ہوتا ہے۔ بنگلہ دیش کی سرحدی محافظ فورس (بی جی بی) کے مطابق مئی کے آخر سے جون کے اوائل تک کم از کم 20 سرحدی مقامات پر تقریباً 200 افراد کو انڈین سرحدی فورس (بی ایس ایف) کی جانب سے بنگلہ دیش میں داخل کرنے کی کوشش کی گئی۔ انڈین بارڈر فورس یعنی بی ایس ایف نے ان الزامات پر تاحال کوئی باضابطہ ردعمل نہیں دیا۔ گذشتہ سال سے بنگلہ دیشی حکام اور انسانی حقوق کے کارکنوں کی جانب سے ایسے الزامات سامنے آتے رہے ہیں کہ انڈین حکام بنگالی زبان بولنے والے بعض مسلمانوں کو ’غیر قانونی درانداز‘ قرار دے کر بنگلہ دیش بھیجنے کی کوشش کر رہے ہیں تاہم انڈین حکومت کا کہنا ہے کہ وہ صرف غیر قانونی طور پر مقیم غیر ملکیوں کے خلاف قانون کے مطابق کارروائی کر رہی ہے۔ حال ہی میں مغربی بنگال کے وزیر اعلیٰ اور بی جے پی رہنما سووندو ادھیکاری نے اس معاملے کا دفاع کرتے ہوئے کہا کہ ’مغربی بنگال کے لوگ آخر کب تک ایسے افراد کو خوراک، رہائش اور دیگر سہولتیں فراہم کرتے رہیں گے جو انڈیا کے شہری ہی نہیں؟ ہمیں انھیں واپس بھیجنا ہوگا۔‘

(بی بی سی اردو)

ورقِ تازہ

ادار یہ — 21 June 2026

پانی کو ترستا مہاراشٹر

آسمان کی طرف اٹھی ہوئی بے بس نگاہیں اور خالی برتنوں کی دلخراش صدائیں اس وقت پورے مہاراشٹر کا سب سے بڑا نوحہ بن چکی ہیں۔ مانسون کی مسلسل تاخیر نے شہروں سے لے کر دور دراز دیہاتوں تک ایک ایسا خوفناک آبی بحران کھڑا کر دیا ہے جس نے ہر خاص و عام کی زندگی کی روانی کو مکمل طور پر مفلوج کر کے رکھ دیا ہے۔ بادلوں کی اس پراسرار اور طویل بے رخی نے ریاستی انتظامیہ کو بھی اندر تک ہلا دیا ہے اور یہ احساس دلایا ہے کہ فطرت کے سامنے انسان کی تمام تر ٹیکنالوجی اور کاغذی دعوے کس قدر کمزور اور بے بس ہیں۔ ریاستی سطح پر صورتحال کی سنگینی کا اندازہ اس بات سے بخوبی لگایا جاسکتا ہے کہ مہاراشٹر کے تمام بڑے ڈیموں میں قابل استعمال پانی کا ذخیرہ سکڑ کر صرف پچیس فیصد رہ گیا ہے۔ محکمۂ آبی وسائل کے تازہ ترین اعداد وشمار کے مطابق، اس وقت پوری ریاست کے پاس بمشکل ۳۵۷/اعشاریہ ۵/ٹی ایم سی پانی بچا ہے، جوکہ گزشتہ برس کے مقابلے میں انتہائی کم ہے۔ یہ تشویشناک اعداد وشمار اربابِ اختیار کے لیے ایک خطرے کی گھنٹی ہیں، جس کے بعد ریاستی حکومت نے ایک ہنگامی ہدف مقرر کیا ہے کہ موجودہ آبی ذخائر کو ہر صورت میں ۳۱/اگست ۲۰۲۶ء تک کھینچ کر لے جانا ہے تاکہ عوام کو پینے کے پانی کی فراہمی بلاتعطل جاری رہ سکے۔ ریاست کے مختلف حصوں پر باری باری نظر ڈالی جائے تو بحران کی شدت مزید گہری اور تکلیف دہ دکھائی دیتی ہے۔ پونے اور پمپری چنچوڑ کے گنجان آباد میٹرو پولیٹن علاقوں میں مقیم پچاسی لاکھ شہریوں کی پیاس بجھانا اس وقت انتظامیہ کے لیے سب سے بڑا چیلنج بن چکا ہے۔ اسی طرح وہ علاقے جو ہمیشہ سے خشک سالی کے عذاب کا شکار رہے ہیں، آج پھر اسی خوفناک دوراہے پر کھڑے ہیں۔ ناسک ڈویژن میں پانی کا ذخیرہ چھبیس فیصد اور مراٹھواڑہ میں محض اٹھائیس فیصد تک گر چکا ہے، جہاں بارش کی بوندیں تاحال زمین کے خشک اور پھٹے ہوئے ہونٹوں کو تر نہیں کرسکیں۔ اس سنگین آبی بحران میں پانی کی چوری اور اس کا غیر قانونی استعمال ایک ناقابل معافی جرم کی شکل اختیار کر چکا ہے۔ ریاستی وزیر برائے آبی وسائل کی جانب سے واضح اور سخت احکامات جاری کیے گئے ہیں کہ ریاست میں دستیاب پانی کا پہلا اور بنیادی حق صرف اور صرف پینے کے مقاصد کے لیے ہے۔ غیر قانونی کنکشنز اور پانی کو ناجائز طور پر ذخیرہ کرنے والے عناصر کے خلاف کریک ڈاؤن کے لیے محکمہ ریونیو، پولیس اور آبی وسائل پر مشتمل مشترکہ ٹیمیں تشکیل دی گئی ہیں۔ ان اقدامات کا واحد مقصد اس بات کو یقینی بنانا ہے کہ زندگی کی اس بنیادی ترین ضرورت پر کسی منافع خور مافیا کا قبضہ نہ ہونے پائے۔ جب ہم پورے صوبے کی اس تشویشناک صورتحال سے نکل کر ریاست کے دارالحکومت ممبئی کی طرف سفر کرتے ہیں، تو وہاں کا منظر نامہ بھی انتہائی ہولناک دکھائی دیتا ہے۔ وہ شہر جو ملک کی معیشت کا پہیہ چلاتا ہے اور جس کی سڑکیں کبھی سونا نہیں جانتیں، آج ایک ایک بوند کے لیے للچا رہا ہے۔ ممبئی کو سیراب کرنے والی سات بڑی جھیلوں میں اس وقت پانی کی سطح خطرناک حد تک گر کر صرف ۹/فیصد رہ گئی ہے، جوکہ گزشتہ تین برسوں کے دوران اس مخصوص وقت کی سب سے نچلی سطح ہے۔ اعداد وشمار گواہ ہیں کہ پچھلے سال اسی عرصے میں یہ شرح ۱۲/فیصد اور ۲۰۲۴ء میں ۱۰/فیصد تھی۔

شہر کو سپلائی فراہم کرنے والے ان بڑے آبی ذخائر کی انفرادی حالت اور بھی زیادہ دل دہلا دینے والی ہے۔ اپر ویترنا جھیل تو مکمل طور پر سوکھ کر میدان بن چکی ہے، جہاں قابل استعمال پانی کا نام ونشان تک باقی نہیں بچا۔ تانسا جھیل بھی گویا اپنے آخری سانس گن رہی ہے جس میں بمشکل ۴/فیصد پانی باقی ہے۔ شہر کی کل سپلائی کا ۴۶/فیصد بوجھ اکیلے اٹھانے والی سب سے بڑی بھاتسا جھیل میں بھی اس وقت صرف ۸/فیصد یعنی ۶۱۸۸۸/ملین لیٹر پانی موجود ہے۔ گوکہ وہار اور تلسی جیسی چھوٹی جھیلوں میں بالترتیب ۴۱/اور ۲۲/فیصد پانی موجود ہے، لیکن ان کا مجموعی حجم اتنا کم ہے کہ وہ ڈیڑھ کروڑ کی آبادی کی پیاس بجھانے کے لیے سمندر میں قطرے کے برابر ہیں۔ قدرتی قلت کے اس عذاب سے نمٹنے کے لیے بلدیہ نے مجبوری کے عالم میں شہر کی فراہمی پر بڑا کلہاڑا چلا دیا ہے۔ گھریلو استعمال پر ۱۰/فیصد اور تجارتی و صنعتی مقاصد کے لیے ۲۰/فیصد کی بھاری کٹوتی عائد کر کے مجموعی طور پر سپلائی میں ۳۰/فیصد کمی کر دی گئی ہے۔ پانی کی اس مسلسل عدم دستیابی نے نجی ٹینکر مافیا کو دونوں ہاتھوں سے دولت سمیٹنے کا نادر موقع فراہم کر دیا ہے۔ بلدیہ کی جانب سے بھیجے جانے والے سرکاری ٹینکرز لوگوں کی مجموعی طلب کا بمشکل ۱۰/سے ۱۵/فیصد حصہ ہی پورا کر پا رہے ہیں۔ مجبوراً گھبرائے ہوئے شہریوں کو نجی ٹینکرز کا رخ کرنا پڑ رہا ہے جن کے دام اب آسمان سے باتیں کر رہے ہیں۔ ایک عام شہری کے لیے اب روزمرہ استعمال کا پانی خریدنا اپنی حلال کی آمدنی کا ایک بہت بڑا حصہ ضائع کرنے کے مترادف ہو چکا ہے، جس نے گھروں کے بجٹ تباہ کر کے رکھ دیے ہیں۔ اس شدید آبی قحط نے ہمارے معاشرے میں موجود طبقاتی تفریق کو بھی پوری طرح بے نقاب کر دیا ہے۔ فلک بوس اور پرتعیش عمارتوں میں رہنے والے خوشحال افراد زیرِ زمین اور چھتوں پر بنے اپنے وسیع ٹینکوں کی بدولت اس پریشانی سے کافی حد تک بچے ہوئے ہیں۔ اس کے بالکل برعکس گنجان کچی آبادیوں کے مکین، جن کے پاس پانی ذخیرہ کرنے کی کوئی سہولت سرے سے موجود ہی نہیں، اس بحران کا سب سے زیادہ عذاب سہہ رہے ہیں۔ ایک غریب محنت کش کے لیے اب دن کا آغاز اپنے روزگار کی تلاش کے بجائے پانی کی ایک بالٹی کے حصول کی تھکا دینے والی جدوجہد سے ہوتا ہے۔ بادلوں کا انتظار اور مانسون کی آمد ایک قدرتی عمل ہے جس پر انسان کا کوئی زور نہیں، لیکن ایک باشعور اور جدید معاشرے کا نظام صرف آسمان کی طرف نظریں جما کر ہرگز نہیں چلایا جاسکتا۔ محکمۂ موسمیات کی پیشگوئیاں اپنی جگہ، مگر یہ ابتر صورتحال اربابِ اختیار اور پالیسی سازوں کے لیے ایک زبردست لمحۂ فکریہ ہے۔ سمندر کے کھارے پانی کو میٹھا کرنے کے وسیع منصوبوں، بارش کے پانی کو لازمی جمع کرنے کی جدید تکنیکوں اور پرانے آبی ذخائر کی بہتری پر ہنگامی بنیادوں پر کام کیے بغیر ہم اس سالانہ عذاب سے کبھی نہیں بچ سکتے۔ ریاست اور اس کے دارالحکومت کی اس موجودہ پیاس کو مستقل منصوبہ بندی کی طرف ایک آخری انتباہ سمجھنا چاہیے، ورنہ مستقبل کا یہ آبی بحران ہمارے پورے سماجی اور معاشی ڈھانچے کو اپنی لپیٹ میں لے لے گا۔

اگر آج ڈاکٹر علی شریعتی زندہ ہوتے!! ہندوستان میں حُسینیت کی نئی تعبیر

مجلس سے مِشن کی طرف

تحریر: اسداللہ خان ذکی بسواکلیان

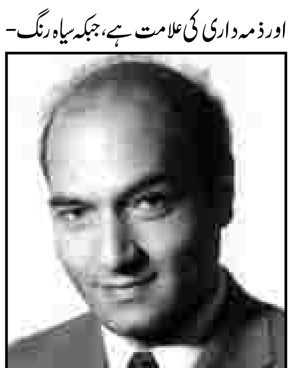

کربلا صرف تاریخ کا ایک سانحہ نہیں، بلکہ ہر دور کے ضمیر پر رکھا ہوا ایک سوال ہے: جب ظلم طاقت بن جائے، جب سچ کمزور دکھائی دے، جب معاشرہ خاموشی کو مصلحت سمجھنے لگے، تو انسان کس طرف کھڑا ہوگا؟ حُسینیت اسی سوال کا جواب ہے۔ حُسینیت صرف آنکھوں کے آنسو نہیں، بلکہ دل کا شعور، زبان کی صداقت، ہاتھوں سے خدمت، قدم کی استقامت اور معاشرے کی اصلاح کا نام ہے۔ آج ہندوستانی معاشرہ تعلیمی پسماندگی، معاشی نابرابری، فرقہ وارانہ کشیدگی، سماجی تقسیم، نوجوانوں کی بے سمتی، خواتین کے مسائل، جھوٹے بیانیوں اور محروم طبقات کی جدوجہد جیسے سوالات سے دوچار ہے۔ ایسے میں اگر بیسویں صدی کے عظیم مسلم مفکر ڈاکٹر علی شریعتی ہمارے درمیان موجود ہوتے تو وہ شاید ہم سے یہی پوچھتے: ”کیا تم نے کربلا کو صرف یاد رکھا ہے یا کربلا سے اپنا زمانہ بدلنے کا حوصلہ بھی لیا ہے؟“

ڈاکٹر علی شریعتی کون تھے؟: ۔ڈاکٹر علی شریعتی 1933ء میں ایران میں پیدا ہوئے۔ وہ ایک ممتاز سماجی مفکر، مصنف، استاد اور انقلابی دانشور تھے۔ انہوں نے ایران میں ابتدائی تعلیم حاصل کی، بعد میں فرانس کی سوربون یونیورسٹی سے تعلیم پائی اور سماجیات، تاریخ، استعمار، مذہب اور انقلاب کے موضوعات پر گہرا مطالعہ کیا۔ شریعتی روایتی معنوں میں عالم دین نہیں تھے، بلکہ ایک ایسے مسلم دانشور تھے جو اسلام کو صرف عبادات کا مجموعہ نہیں بلکہ سماجی انصاف، انسانی آزادی، ظلم کے خلاف مزاحمت اور شعوری تبدیلی کا پیغام سمجھتے تھے۔ ان کی تحریروں اور تقریروں نے ایران کے نوجوانوں کو بہت متاثر کیا اور ایرانی انقلاب کے فکری ماحول کی تشکیل میں اہم کردار ادا کیا۔ ان کی مشہور کتابوں میں تشیع علوی و تشیع صفوی، فاطمہ فاطمہ ہے، شہادت، ابوذر غفاری اور دیگر تصانیف شامل ہیں۔

تشیع علوی اور تشیع صفوی: شریعتی کا فکری فریم ورک: ۔ڈاکٹر علی شریعتی کی کتاب ”تشیع علوی و تشیع صفوی“ ان کی سب سے زیادہ متنازع مگر اثر انگیز تصانیف میں شمار ہوتی ہے۔ اگر آج کے ہندوستانی محرم کو شریعتی کے اسی فریم ورک سے دیکھا جائے تو ان کا تجزیہ زیادہ واضح ہو جاتا ہے۔ شریعتی کے نزدیک تاریخ میں شیعیت کی دو صورتیں سامنے آئیں:

1.تشیع علوی: ۔ یہ حضرت علیؓ، امام حسنؓ، امام حُسینؓ اور اہل بیتؓ کی اصل روح کی نمائندہ شیعیت ہے۔ اس کی بنیاد عدل، انصاف، آزادی، حریت، شعور، قربانی، ذمہ داری، محروموں کی حمایت اور ظلم کے خلاف مزاحمت پر ہے۔ شریعتی کے مطابق تشیع علوی ایک تحریک ہے؛ یعنی یہ انسان کو بدلنے، سماج کو جگانے اور ظلم کے خلاف کھڑا کرنے والی قوت ہے۔ اس شیعیت کا مرکز کربلا ہے، کیونکہ کربلا میں حق نے طاقت کے سامنے سر نہیں جھکایا۔

2.تشیع صفوی: ۔شریعتی کے مطابق جب صفوی سلطنت نے ایران میں شیعیت کو سرکاری مذہب بنایا تو رفتہ رفتہ شیعیت کا ایک ایسا رخ پیدا ہوا جو سلطنت کا محافظ بن گیا، رسومات میں الجھ گیا، فرقہ واریت کا ذریعہ بن گیا اور ظلم کے خلاف مزاحمت کے بجائے صرف سوگواری تک محدود ہوگیا۔ اسی لیے شریعتی نے ایک تعبیر پیش کی: تشیع علوی، سرخ شیعیت ہے؛ اور تشیع صفوی، سیاہ شیعیت ہے۔

سرخ رنگ - شہادت، انقلاب، قربانی اور ذمہ داری کی علامت ہے، جبکہ سیاہ رنگ - ان کے نزدیک محض سوگواری، جمود اور رسمیت کی علامت بن گیا تھا۔ یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ شریعتی کی اس تعبیر کو تمام علماء نے قبول نہیں کیا۔ بہت سے شیعہ علماء کے نزدیک انہوں نے تاریخ کو حد سے زیادہ سادہ بنا دیا اور عزاداری کی بعض مثبت روایات کو کم اہمیت دی۔ اس لیے شریعتی کا نقطۂ نظر ایک فکری و انقلابی تعبیر ہے، تمام شیعہ یا سنی علماء کا متفقہ موقف نہیں۔ اگر شریعتی آج ہندوستانی محرم دیکھتے: ۔اگر علی شریعتی آج ہندوستان کے محرم کو دیکھتے تو شاید سب سے پہلے یہ سوال کرتے: ”کیا محرم لوگوں کو حُسینؓ کے راستے پر چلا رہا ہے یا صرف حسینؓ کے غم تک محدود کر رہا ہے؟“ وہ تعزیہ، جلوس، مجلس اور ماتم کے مطلق مخالف نہ ہوتے، لیکن ان کی اصل فکر یہ ہوتی کہ یہ سب انسان کے اندر کیا تبدیلی پیدا کر رہے ہیں۔ اگر تعزیہ اور جلوس کربلا کا شعور پیدا کریں، ظلم کے خلاف آواز بنیں، انسان کو بہتر بنائیں، مظلوموں کی حمایت کا جذبہ دیں، تو یہ شریعتی کے نزدیک تشیع علوی کے قریب ہوں گے۔ لیکن اگر سارا زور صرف ظاہری رسوم پر ہو، لوگ کربلا کا مقصد نہ جانتے ہوں، محرم فرقہ وارانہ مقابلہ بن جائے، اور معاشرے میں کوئی اصلاح پیدا نہ ہو، تو شریعتی اسے تشیع صفوی کی علامت سمجھتے۔ وہ شاید یہ کہتے: ”امام حُسینؓ کی شہادت صرف اس لیے نہیں کہ ہم روئیں؛ بلکہ اس لیے کہ ہم بدل جائیں“ امام حسینؓ کا معروف موقف یہی تھا کہ وہ اقتدار یا ذاتی مفاد کے لیے نہیں بلکہ امت کی اصلاح کے لیے نکلے تھے۔ اس لیے شریعتی کے نزدیک اگر محرم اصلاح پیدا نہیں کر رہا تو محرم کی روح کہیں کمزور پڑ گئی ہے۔ ہندوستان میں شریعتی کن چیزوں پر فوکس کرتے؟: ۔

1.تعلیمی پسماندگی کے خلاف حُسینیت: ۔امام حُسینؓ نے کربلا سے پہلے اور راستے میں بار بار لوگوں کے سامنے اپنا موقف واضح کیا۔ انہوں نے ہمیشہ اصلاح کی بات کی۔ علی شریعتی ہندوستان میں مسلمانوں، دلتوں، آدیواسیوں، پسماندہ طبقات اور خاص طور پر لڑکیوں کی تعلیمی محرومی کو آج کی ایک بڑی کربلا قرار دیتے۔ وہ کہتے کہ جس قوم سے علم چھن جائے، اس سے مستقبل چھن جاتا ہے۔ وہ ہر محرم میں صرف مجالس نہیں بلکہ لائبریریاں، اسکالرشپ فنڈ، کوچنگ سینٹر، کیریئر گائیڈنس، ہنرمندی کے مراکز اور طلبہ کے لیے رہنمائی کے پروگرام قائم کرنے کی دعوت دیتے۔ ان کے نزدیک آج کی حُسینیت یہ ہے کہ ہر محلہ میں ایک تعلیمی چراغ روشن کیا جائے۔

2.دلتوں اور محروم طبقات کے مسائل: ۔کربلا کا بنیادی پیغام مظلوم کے ساتھ کھڑا ہونا ہے۔ امام حُسینؓ نے طاقت، دولت اور حکومت کے سامنے حق کا پرچم بلند کیا۔ ہندوستان کے پس منظر میں علی شریعتی، دلتوں، آدیواسیوں، مزدوروں، پسماندہ طبقات اور کمزور شہریوں کے مسائل کو نظرانداز نہ کرتے۔ وہ کہتے کہ اگر حسینؓ مظلوم کے ساتھ ہیں تو حسینی انسان بھی ہر مظلوم کے ساتھ کھڑا ہوگا، خواہ وہ کسی مذہب، ذات یا طبقے سے تعلق رکھتا ہو۔ حضرت جونؓ جیسے اصحاب کی مثال کربلا میں انسان کی مساوات کا اعلان ہے۔ کربلا میں رنگ، نسل، قبیلہ اور سماجی حیثیت نہیں دیکھی گئی؛ وہاں معیار صرف حق کے ساتھ وفاداری تھا۔ ہندوستان میں یہ فکر ذات پات، سماجی امتیاز اور طبقاتی غرور کے خلاف ایک حسینی پیغام بن سکتی ہے۔

3.مسلم خواتین کی تعلیم اور قیادت: ۔کربلا کے بعد حضرت زینبؓ کا کردار غیر معمولی ہے۔ اگر حضرت زینبؓ کوفہ اور شام میں حق کی گواہی نہ دیتیں تو کربلا کا پیغام دبایا جاسکتا تھا۔ شریعتی اپنی کتاب ”فاطمہ فاطمہ ہے“ میں عورت کو محض گھر کی زینت نہیں بلکہ شعور، کردار، وقار اور سماجی ذمہ داری کی علامت کے طور پر پیش کرتے ہیں۔ ہندوستان میں وہ مسلم لڑکیوں کی تعلیم، دینی و عصری شعور، قانونی آگہی، ڈیجیٹل صلاحیت، خود اعتمادی اور قیادت کو حسینیت کا لازمی حصہ قرار دیتے۔ وہ شاید کہتے: ”زینبؓ کو مجلس میں یاد کرنا کافی نہیں؛ زینبؓ کو اپنی بیٹیوں کی تعلیم، وقار اور قیادت میں زندہ کرو۔“

4.نوجوانوں کی فکری تربیت: ۔کربلا میں حضرت علی اکبرؓ، حضرت قاسمؓ اور دیگر نوجوان کردار ہمیں بتاتے ہیں کہ نوجوانی صرف عمر کا نام نہیں، مقصد کا نام ہے۔ شریعتی آج ہندوستانی نوجوانوں سے پوچھتے: ”تمہاری زندگی کا مقصد کیا ہے؟ صرف نوکری، موبائل، شہرت اور تفریح؟ یا علم، خدمت، قیادت اور سماج کی اصلاح؟“ وہ نوجوانوں کو جذباتی نعروں سے نکال کر فکری مطالعہ، تاریخ شناسی، قرآن فہمی، سماجی خدمت، قانون کی سمجھ، میڈیا لٹریسی اور اخلاقی قیادت کی طرف بلاتے۔ ان کے نزدیک علی اکبرؓ اور قاسمؓ کی یاد کا حق یہ ہے کہ آج کا نوجوان اپنے اندر مقصد، وقار اور قربانی کا جذبہ پیدا کرے۔

5.غربت اور معاشی ناانصافی کے خلاف: ۔کربلا میں پانی بند کیا جانا ظلم کی انتہا تھی۔ بچوں کی پیاس، خیموں کی بے بسی اور بنیادی انسانی ضرورت پر پابندی، یہ سب صرف تاریخی مناظر نہیں بلکہ ظلم کی علامتیں ہیں۔ آج جب لوگ تعلیم، علاج، روزگار، پانی، مکان اور عزت سے محروم ہیں تو شریعتی اسے جدید دور کی کربلا کہتے۔ حضرت عباسؓ کا کردار صرف جنگ کا نہیں، خدمت کا بھی ہے۔ وہ بچوں کے لیے پانی لانے نکلے۔ اس لیے ہندوستان میں شریعتی شاید محرم کو خدمت خلق کی تحریک میں بدلنے کی بات کرتے: - تعلیمی وظائف - خون کے عطیات - ہیلتھ کیمپ - بیواؤں اور یتیموں کی مدد - روزگار ٹریننگ - غریب طلبہ کی فیس - چھوٹے کاروبار کے لیے امداد۔ ان کے نزدیک خدمت کے بغیر حُسینیت ادھوری ہے۔

6.فرقہ واریت کے خلاف حُسینیت: ۔کربلا میں حر بن یزید ریاحیؒ تمیمی کی مثال بہت اہم ہے۔ وہ ابتدا میں مخالف لشکر کا حصہ تھے، مگر حق کو پہچان کر امام حسینؓ کے ساتھ ہو گئے۔ یہ واقعہ بتاتا ہے کہ انسان کا ماضی نہیں، اس کا حق کی طرف پلٹنا اہم ہے۔ ہندوستان میں علی شریعتی، فرقہ واریت، مذہبی نفرت، شیعہ سنی کشیدگی، ہندو مسلم دوری، ذات پات اور سماجی تقسیم کے خلاف حسینیت کا پیغام دیتے۔ وہ کہتے: ”حسینیت کا امتحان یہ نہیں کہ تم کس گروہ سے ہو؛ امتحان یہ ہے کہ تم ظلم کے مقابل کہاں کھڑے ہو۔“

7.جھوٹا بیانیہ اور میڈیا: ۔کربلا کے بعد یزیدی دربار نے اہل بیتؓ کو باغی دکھانے کی کوشش کی۔ لیکن حضرت زینبؓ اور امام زین العابدینؒ نے کوفہ اور شام میں حقیقت بیان کی اور کربلا کا بیانیہ بچا لیا۔ آج کے دور میں میڈیا، سوشل میڈیا، جھوٹی خبریں، نفرت انگیز پروپیگنڈہ اور جذباتی بیانیے سماج کو تقسیم کرتے ہیں۔ شریعتی ہندوستانی نوجوانوں سے کہتے کہ زینبی کردار یہ ہے کہ ایک ایسا کمیونیکیشن میڈیم تیار ہو جہاں پر جھوٹ کے مقابل تحقیق، نفرت کے مقابل اخلاق، پروپیگنڈے کے مقابل دلیل، اور خاموشی کے مقابل حق گوئی اختیار کی جائے۔

8.آئینی اور پرامن جدوجہد: ۔امام حسینؓ نے حجت قائم کی، خطوط کا جواب دیا، گفتگو کی، نصیحت کی، اور اخلاقی موقف اختیار کیا۔ ہندوستان کے پس منظر میں شریعتی حق کی جدوجہد کو آئین، قانون، عدالت، تعلیم، تنظیم، صحافت، مکالمہ اور پرامن عوامی بیداری کے ذریعے آگے بڑھانے پر زور دیتے۔ وہ کہتے کہ حُسینیت کا مطلب بے حکمت تصادم نہیں؛ حسینیت کا مطلب باوقار، باشعور اور اصولی مزاحمت ہے۔

9.محرم کو سماج سازی کا موسم بنانا: ۔شریعتی شاید ہندوستانی محرم کے دس دنوں کو اس طرح استعمال کرنے کی دعوت دیتے: - ایک دن تعلیم کے لیے - ایک دن خواتین کی بیداری کے لیے - ایک دن نوجوانوں کی تربیت کے لیے - ایک دن دلتوں اور محروم طبقات کے ساتھ یکجہتی کے لیے - ایک دن خون کے عطیہ اور صحت کے لیے - ایک دن بین المذاہب مکالمہ کے لیے - ایک دن روزگار اور ہنرمندی کے لیے - ایک دن یتیموں اور بیواؤں کی مدد کے لیے - ایک دن جھوٹے بیانیوں کے خلاف شعور کے لیے - اور عاشورا کو عہدِ حسینیت کے لیے وہ شاید پوچھتے: ”کیا تمہارے محرم نے کسی غریب طالب علم کی فیس ادا کی؟ کیا تمہاری مجلس نے کسی بیٹی کو تعلیم سے جوڑا؟ کیا تمہارے جلوس نے کسی مظلوم کو سہارا دیا؟ اگر نہیں، تو کربلا ابھی تمہارے اندر زندہ نہیں ہوئی۔“ شریعتی اگر کربلا کے کرداروں کو آج کے ہندوستانی سماج سے جوڑتے تو شاید یوں کہتے: امام حسینؓ انقلاب، اخلاقی مزاحمت اور حق کے لیے قربانی کی علامت۔ حضرت عباسؓ وفاداری، خدمت اور کمزوروں کی ضرورت پوری کرنے کی علامت۔ حضرت زینبؓ شعور، بیانیہ کی ترتیب، سماجی قیادت اور حق گوئی کی علامت۔ حر بن یزیدؒ الریاحی تمیمی حق کی طرف واپسی کی علامت۔ حضرت علی اکبرؓ نوجوان قیادت، مقصد اور کردار کی علامت۔ حضرت قاسمؓ کم عمری میں بلند مقصد کی علامت۔ حضرت جونؓ مساوات، عزتِ انسان اور طبقاتی تفریق کے خاتمے کی علامت۔ اگر آج ڈاکٹر علی شریعتی ہندوستان میں موجود ہوتے تو وہ حسینیت کو صرف تعزیہ، جلوس، مجلس یا ماتم تک محدود نہ رکھتے۔ وہ ان سب کو ایک بڑے مقصد سے جوڑتے: تعلیم، شعور، خدمت، خواتین کی ترقی، نوجوانوں کی تربیت، دلتوں اور محروم طبقات کے ساتھ انصاف، معاشی خودکفالت، فرقہ وارانہ ہم آہنگی اور پرامن سماجی تبدیلی۔ وہ ہمیں یاد دلاتے کہ کربلا ماضی کا بند باب نہیں، آج کا زندہ سوال ہے۔ شاید وہ آج ہندوستانی محرم پر ایک جملہ کہتے: ”حسینؓ کو تعزیے میں نہیں، اپنے کردار میں زندہ کرو؛ زینبؓ کو مجلس میں نہیں، اپنی بیٹیوں کی تعلیم اور قیادت میں زندہ کرو؛ اور کربلا کو ماضی کا واقعہ نہیں، آج کے ظلم کے خلاف زندہ ضمیر بناؤ“

مراجع وحوالہ جات: ۔

1. ڈاکٹر علی شریعتی، تشیع علوی و تشیع صفوی 2. ڈاکٹر علی شریعتی، Red Shi’ism vs Black Shi’ism 3. ڈاکٹر علی شریعتی، فاطمہ فاطمہ ہے 4. ڈاکٹر علی شریعتی، شہادت 5. ڈاکٹر علی شریعتی، ابوذر غفاری 6. Ali Rahnema, An Islamic Utopian: A Political Biography of Ali Shariati 7. Encyclopaedia Britannica, Ali Shariati 8. Imam Husayn’s letters and sayings, compiled in classical and later Maqatil literature 9. ابو مخنف، مقتل الحسین 10. ابن کثیر، البدایہ والنہایہ 11. تاریخ الطبری، واقعاتِ کربلا 12. سید جعفر شہیدی، پس از پنجاہ سال 13. Vali Nasr, The Shia Revival 14. Hamid Enayat, Modern Islamic Political Thought 15. رسول جعفریان، تاریخ تشیع در ایران

☆☆☆☆☆☆☆

واقعہ کربلا تاریخ انبیاء کی مسلسل جدوجہد کا نقطہ عروج

از: ۔پروفیسر ابوزاہد شاہ سید وحید اللہ حسینی القادری الملتانی
کامل الحدیث جامعہ نظامیہ M.A., M.Com (Osm)،

اسلامی تاریخ میں واقعہ کربلا محض ایک سیاسی نزاع یا عسکری تصادم کا نام نہیں، بلکہ یہ حق و باطل، عدل وظلم، صدق وکذب، اور روحانیت و مادیت کے درمیان جاری ازلی کشمکش اور ابدی معرکے کی ایک درخشاں علامت ہے جو زمان ومکان کی حدود سے ماورا ہو کر ہر دور کے انسان کو یہ دعوت دیتا ہے کہ وہ حق کے ساتھ کھڑا ہو اور باطل کے سامنے سر تسلیم خم نہ کرے۔ واقعہ کربلا دراصل اُس قرآنی جدوجہد کا تسلسل ہے جو حضرت سیدنا آدمؑ سے لیکر خاتم النبیینؐ تک تمام انبیائے کرام کی دعوت کا مرکزی محور رہی۔ قرآن مجید اور احادیث نبویہ اس حقیقت کو نہایت وضاحت کے ساتھ بیان کرتے ہیں کہ تاریخ انسانی میں حق اور باطل کے درمیان کشمکش ایک دائمی سنت الٰہی رہی ہے۔ اللہ تعالی نے جب بھی انبیائؑ، صلحائؒ، اور اہل حق کو مبعوث فرمایا، تو اہل باطل، ظالم حکمرانوں، مفاد پرست طبقات اور گمراہ قوتوں نے ان کی مخالفت کی۔ اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے ترجمہ: اور اسی طرح ہم نے ہر نبی کے لیے مجرموں میں سے دشمن مقرر کیے۔ تاریخ انسانی شاہد ہے کہ کوئی مصلح یا مجدد ایسا نہیں گزرا جسے باطل قوتوں کی مزاحمت کا سامنا نہ کرنا پڑا ہو۔ ہر دور کے نبی کو قوم کے اربابِ اقتدار، مجرم قوتوں اور سرکش افراد کے تکبر، عناد اور ان کی مخالفت کا سامنا کرنا پڑا تاکہ حق اور باطل کا امتیاز واضح ہو جائے۔ یہی اصول واقعہ کربلا میں بھی پوری آب وتاب کے ساتھ جلوہ گر ہوا، جہاں تاجدار مدینہؐ کے گل خوشبو حضرت سیدنا امام حسینؓ حق وعدل کے علمبردار تھے جبکہ آپؓ کے مقابل یزید پلید ایک ایسے فاسد طرزِ فکر، منحرف نظامِ اقتدار اور باطل تہذیبی رویے کا نمائندہ تھا جس کی بنیاد شیطانی وساوس، نفسانی طغیان، اقتدار کی ہوس، جاہ ومنصب کی حرص، دنیا پرستی اور خواہشات نفس کی غلامی پر استوار تھی۔ ایسا طرز اقتدار اگر شیطانی ترغیبات کے ساتھ مل جائے تو انسان کے قلب ونظر کو حق کی روشنی سے محروم کر دیتا ہے۔ ایسی کیفیت میں عدل ظلم میں، امانت خیانت میں، اور خلافت ملوکیت میں تبدیل ہو جاتی ہے یہی وجہ ہے کہ یزید کی حکمرانی میں وہ رجحانات نمایاں ہوئے جن میں عدل وتقوی کے بجائے قوت وغلبہ اور حق وصداقت کے بجائے ذاتی مفاد اور سیاسی مصلحت کو ترجیح حاصل تھی۔ اس تناظر میں یہ کہا جائے تو بجا ہوگا کہ انبیاء کرام کی محولہ بالا تاریخی سنت اور قرآنی حقیقت کا ایک کامل، روشن اور جاوداں مظہر واقعہ کربلا ہے۔ جہاں سبطِ رسول حضرت سیدنا امام حسینؓ نبوت کے ابدی پیغام کے تسلسل کو جاری رکھا یہی وجہ ہے کہ واقعہ کربلا ظاہری شکست کے باوجود معنوی، اخلاقی اور تاریخی فتح میں تبدیل ہو گیا۔ اس لحاظ سے واقعہ کربلا تاریخ انبیاء کی مسلسل جدوجہد کا نقطۂ عروج ہے کیونکہ شہید کربلا حضرت سیدنا امام حسینؓ نے انبیائے سابقین کی میراثِ صبر وشکیبائی، استقامت وثابت قدمی، بے لاگ اظہارِ حق وصدق بیانی اور ایثار و قربانی کو نئی زندگی عطا کی اور اپنے خونِ پاک سے یہ ثابت کر دیا کہ اہل حق وقتی طور پر مظلوم اور بے سروسامان تو ہو سکتے ہیں، لیکن حق کے اصولوں پر سمجھوتہ نہیں کر سکتے۔ مصطفوی میراث کے امین حضرت سیدنا امام حسینؓ کی اپنے اہل بیت، اعزہ واقربا اور جان نثار ساتھیوں کے ہمراہ عظیم قربانی قیامت تک اہل حق کے لیے مشعل راہ، اہل باطل کے لیے حجت اور قرآنی آیت وَكَفٰى بِرَبِّكَ هَادِيًا وَّنَصِيْرًا ترجمہ: ”اور آپ کا رب ہدایت دینے والا اور مدد فرمانے والا کافی ہے“ کی عملی تفسیر ہے۔

ایثار وقربانی کے مظہر حضرت سیدنا امام حسینؓ کی تحریک کا مقصد اقتدار کا حصول یا شخصی مفادات کا تحفظ نہیں تھا بلکہ دین محمدؐ کی اصل روح، اسلامی اقدار اور اجتماعی عدل کے تحفظ کے لیے جدوجہد کرنا تھا۔ خود نواسہ رسولؐ حضرت سیدنا امام حسینؓ نے اپنے سفر کربلا کے دوران فرمایا ترجمہ: میں نہ سرکشی، نہ تکبر، نہ فساد اور نہ ظلم کے لیے نکلا ہوں، بلکہ اپنے نانا کی امت کی اصلاح کے لیے نکلا ہوں۔ اس ارشاد سے واضح ہوتا ہے کہ سلطان الشہداء حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی جدوجہد کسی فردِ واحد کے خلاف ذاتی عداوت پر مبنی نہ تھی بلکہ ایک ایسے سیاسی و اخلاقی نظام کے خلاف تھی جو اسلامی اصول عدل، امانت اور تقوی سے انحراف کر چکا تھا۔ قرآن مجید کے مطابق انسان کی اصل قدر ومنزلت اس کے نسب، خاندان، یا ظاہری وابستگی سے نہیں بلکہ اس کے ایمان، تقوی اور کردار سے متعین ہوتی ہے۔ اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے ترجمہ: بے شک اللہ کے نزدیک تم میں سب سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو سب سے زیادہ متقی ہے۔ (سورۃ الحجرات آیت 13) قرآن مجید کی یہ آیت پاک ایک عظیم عالمی منشور ہے جو انسانی مساوات، عالمی اخوت، اخلاقی فضیلت اور روحانی ارتقاء کے اصولوں کو بیان کرتا ہے۔ مفسرین کے نزدیک اس کا مرکزی پیغام یہ ہے کہ نسل، قوم، رنگ، زبان اور حسب ونسب انسانی فضیلت کا معیار نہیں، بلکہ تقوی، اخلاق، تزکیہ نفس اور قربِ الٰہی ہی حقیقی شرف وکرامت کی بنیاد ہیں۔ یہ آیت پاک انسان کو ظاہری امتیازات سے بلند ہو کر معرفتِ الٰہی اور تقوی کے مقام تک پہنچنے کی دعوت دیتی ہے۔ واقعہ کربلا نے مذکورہ بالا قرآنی حقیقت کو عملی صورت میں نمایاں کیا۔ اگرچہ یزید ظاہری طور پر مسلمانوں کا حکمران تھا، لیکن شاہ کربلا حضرت سیدنا امام حسینؓ نے واضح کر دیا کہ منصب اور اقتدار کسی شخص کو حق پر ثابت نہیں کرتے، بلکہ حق کا معیار عدل، تقوی اور شریعت الٰہی کی پابندی ہے۔ احادیث نبویہ بھی سرور عاشقانِ حق حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کے مقام ومرتبہ اور آپؓ کی جدوجہد کی معنویت کو اجاگر کرتی ہیں۔ رسول اللہ نے فرمایا ترجمہ: حسین مجھ سے ہیں اور میں حسین سے ہوں۔ محدثین اور شارحین حدیث کے نزدیک ”حسین مجھ سے ہیں“ سے مراد نسبی، روحانی اور اخلاقی تعلق ہے۔ یعنی آپؓ رحمت عالمؐ کے جگر گوشہ، اہل بیت اور آپؐ کی سیرت وتعلیمات کے مظہر ہیں جبکہ ”میں حسین سے ہوں“ کا مطلب نسبی نہیں بلکہ معنوی اور دینی ہے، یعنی مجددِ امرِ نبوی حضرت سیدنا امام حسینؓ کی جدوجہد، قربانی اور دین کی حفاظت ایسی ہے کہ امت میں رسول اللہؐ کے پیغام کی بقا اور تجدید آپؓ کے ذریعہ نمایاں ہوئی۔ محولہ بالا حدیث وحدتِ مقصد، وحدتِ اقدار اور تاریخی تسلسل حق کی علامت ہے۔ اس لحاظ سے دیکھا جائے تو واقعہ کربلا نے نبوی اقدار کو عملی اور تاریخی دوام عطا کیا ہے۔ واقعہ کربلا قرآن مجید کے ان اصولوں کی عملی تفسیر ہے جو ظلم کے خلاف قیام اور حق کی حمایت کا حکم دیتے ہیں۔ امام فخر الدین رازیؒ سورۃ النساء کی آیت نمبر 15 ترجمہ: ”عدل وانصاف پر مضبوطی سے قائم رہنے والے بنو، اور اللہ کے لیے گواہی دینے والے بنو“ کی تفسیر کرتے ہوئے رقمطراز ہیں کہ مومن کی ذمہ داری ہے کہ وہ ہر حال میں عدل کا علمبردار اور ظلم کا مخالف رہے، خواہ اس کے لیے جان ومال کی قربانی ہی کیوں نہ دینی پڑے۔ واقعہ کربلا اسی قرآنی حکم کا عظیم عملی نمونہ ہے جہاں پر رمزِ حریت حضرت سیدنا امام حسینؓ نے ظلم کے سامنے سر جھکانے کے بجائے شہادت کو ترجیح دی۔ فلسفیانہ اعتبار سے واقعہ کربلا انسانی آزادی، اخلاقی ذمہ داری اور اصولی استقامت کا ایک عظیم مظہر ہے۔ اسلامی فلسفے میں انسان کو صاحبِ اختیار اور اخلاقی طور پر جواب دہ ہستی تصور کیا گیا ہے۔ اہل بیت کے روشن چراغ حضرت سیدنا امام حسینؓ نے جبر سیاسی کے سامنے اخلاقی آزادی کا اعلان کیا اور یہ ثابت کیا کہ ایک باضمیر انسان ظاہری قوت کے سامنے شکست کھا سکتا ہے، مگر اخلاقی میدان میں کبھی مغلوب نہیں ہوتا۔ اسی لیے فلسفیانہ نقطہ نظر سے واقعہ کربلا طاقت اور حق کے درمیان فرق کو نمایاں کرتا ہے، طاقت وقتی طور پر غالب آسکتی ہے، لیکن حق دائمی فتح کا حامل ہوتا ہے۔ صوفیانہ فکر میں واقعہ کربلا کو عشق الٰہی، فنا فی الحق اور تسلیم ورضا کی معراج گردانا گیا ہے۔ مولانا جلال الدین رومیؒ نے مثنوی معنوی میں واقعہ کربلا کے تناظر میں یہ تصور پیش کرتے ہیں کہ علمبردار حق و صداقت حضرت سیدنا امام حسینؓ حقیقت میں حیات جاوداں کے مالک ہیں، اور خسارہ ان لوگوں کا ہے جو روحانی شعور سے محروم ہیں۔ آخر میں اللہ تعالی سے دعا ہے کہ بطفیل نعلین پاک مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیں قرآن اور صاحب قرآن صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات کے مزاج کو سمجھنے اور اس کے مطابق عمل کرنے کی توفیق رفیق عطا فرمائیں۔ آمین ثم آمین بجاہ سید المرسلین طٰہٰ ویٰسین۔

غالب انسٹی ٹیوٹ کے زیر اہتمام ’خطوط غالب انتخاب‘ مرتبہ پروفیسر صدیق الرحمن قدوائی پر مذاکرے کا انعقاد

دہلی: ۲۰ر جون (پریس ریلیز): ۔ غالب انسٹی ٹیوٹ نے اردو کے سینئر استاد اور ناقد پروفیسر صدیق الرحمن قدوائی کی کتاب ’خطوط غالب انتخاب‘ دسمبر 2025 میں شائع کی تھی جس کی ادبی حلقوں میں بہت پذیرائی ہوئی۔ اسی کتاب پر غالب انسٹی ٹیوٹ نے 20 / جون کو مذاکرے کا انعقاد کیا۔ جلسے کی صدارت سابق صدر شعبۂ اردو جامعہ ملیہ اسلامیہ پروفیسر وہاج الدین علوی نے کی۔ اس موقع پر پروفیسر علوی نے کہا غالب محمد شاہی عہد میں جوان ہوئے، انگریزوں کا دور دیکھا، غدر کا ہنگامہ دیکھا دو بڑی اور مختلف تہذیبوں کی آویزش دیکھی اس نے ان کے ذہن میں غیر معمولی کشادگی پیدا کی اور اس کا اظہار ان کی شاعری کے علاوہ خطوط میں بخوبی ہوا ہے۔ پروفیسر قدوائی نے خطوط کے انتخاب میں بڑی جزرسی کا ثبوت دیا ہے اس لحاظ سے یہ انتخاب پہلے کے سارے انتخاب سے الگ تجربے کا احساس کراتا ہے۔ پروفیسر صدیق الرحمن قدوائی نے کہا مجھے خوشی ہے کہ اس کتاب کے بہانے مجھے ان دوستوں سے ملنے کا موقع ملا جن کی یاد تو آتی ہے لیکن ملاقات کا موقع کم ملتا ہے۔ آج کتاب کے جن پہلوؤں پر بات ہوئی ان کی روشنی میں دوبارہ اس انتخاب کا مطالعہ کروں گا۔ پروفیسر شہپر رسول نے کہا انتخاب میں ہمیشہ یہ گنجائش رہتی ہے کہ ایک شخص جس بات کو اہمیت دے دوسرا اسے غیر اہم قرار دے۔ کبھی یہ بھی ہوتا ہے کہ کسی بات کو ایک ایسا زاویہ دے دیا جاتا ہے جو پڑھنے والے کی ذہن کی پیداوار ہوتا ہے۔ مثلاً ارود کے ایک گیانی پروفیسر نے غالب کے ایک خط کو بنیاد بنا کر ان پر تعصب کا الزام لگایا جس کی کوئی بنیاد سرے سے نہیں تھی۔ ڈاکٹر خالد علوی نے کہا میں نے اس انتخاب کا کلیات خطوط غالب سے موازنہ کیا کہ یہ سمجھ سکوں کہ پروفیسر قدوائی نے کن خطوط کو چھوڑ دیا ہے۔ ایک بات یہ سمجھ میں آئی کہ غالب کے خطوط میں کئی بار تکرار کی کیفیت ہے قدوائی صاحب نے ان خطوط کو انتخاب میں شامل نہیں کیا جن میں تکرار کی کیفیت ہے۔ جن خطوط میں غیر ضروری طوالت ہے انکو بھی انتخاب سے دور رکھا ہے۔ غالب کے خطوط کو مجموعی طور پر پڑھنے سے جو تاثر قائم ہوتا ہے اس انتخاب میں اس طلسم کو باقی رکھا گیا ہے یہ اس انتخاب کی نمایاں خوبی ہے۔ پروفیسر احمد محفوظ نے تاثرات پیش کرتے ہوئے کہا غالب کی شاعرانہ عظمت سب پر عیاں ہے لیکن ان کے خطوط بھی تہذیبی، سیاسی، معاشرتی مطالعہ میں بلند مقام رکھتے ہیں۔ ہم اردو والوں کی بدقسمتی ہے کہ غالب کے علاوہ دوسرے شعرا مثلاً میر، سودا، ذوق وغیرہ کے خطوط کا کچھ سراغ نہیں ملتا لیکن اس کمی کی تلافی خطوط غالب سے کسی حد تک ہوجاتی ہے۔ ایک سوال میرے سامنے یہ تھا کہ خلیق انجم کی مرتبہ کلیات خطوط غالب اور انتخاب خطوط غالب کی موجودگی میں اس انتخاب کی کیا ضرورت تھی۔ لفظ انتخاب خود بتاتا ہے کہ ایک انتخاب کے بعد دوسرے انتخاب کی ضرورت بہرحال رہتی ہے۔ پڑھے ہوئے متن کو دوبارہ پڑھنا پہلے تجربے سے مختلف ہوتا ہے۔ اسی طرح ایک انتخاب کو پڑھنے کے بعد اکثر یہ ضرورت محسوس ہوتی ہے کہ دوسرے زاویے سے بھی انتخاب مرتب ہوسکتا ہے۔ غالب انسٹی ٹیوٹ کے ڈائرکٹر ڈاکٹر ادریس احمد نے مہمانوں کا استقبال کرتے ہوئے کہا غالب انسٹی ٹیوٹ نے غالب کے خطوط کو کلیات کی شکل میں بھی شائع کیا ہے اور انتخاب کی شکل میں بھی۔ پروفیسر صدیق الرحمن قدوائی کو ہم نے دیکھا ہے کہ اس انتخاب کے دوران وہ صبح گیارہ بجے غالب انسٹی ٹیوٹ آجاتے تھے اور دوپہر تک صرف یہی کام کرتے تھے۔ اس انتخاب کی تیاری کے دوران ہم نے انھیں بڑا پرجوش پایا۔ اس طرح میں کہہ سکتا ہوں کہ آپ کا ان خطوط سے صرف ادبی تعلق نہیں ہے بلکہ زندگی کے تئیں غالب کا جو مثبت رویہ تھا وہ غالب اور قدوائی صاحب کے درمیان مشترک ہے۔ اس موقع پر علم وادب کی مقتدر شخصیات موجود تھیں۔

مدارس میں عصری علوم کی شمولیت وقت کی اہم ضرورت: عبید الرحمن الحسینی

لکھنؤ: ۲۰ر جون (راست): ۔ معروف سماجی کارکن اور ڈائریکٹر انس ویلفیئر ٹرسٹ، عبیدالرحمن الحسینی نے کہا ہے کہ دینی مدارس نے ہمیشہ دین اسلام کی حفاظت اور علمی ورثے کی بقا میں اہم کردار ادا کیا ہے، تاہم موجودہ دور کے تقاضوں کو سامنے رکھتے ہوئے عصری علوم کو بھی مناسب حد تک نصاب کا حصہ بنانا وقت کی اہم ضرورت ہے۔ انہوں نے اپنے ایک بیان میں کہا کہ اگر مدارس میں دینی علوم کے ساتھ قانون، صحافت، انفارمیشن ٹیکنالوجی، معاشیات اور دیگر جدید مضامین کو شامل کیا جائے تو مدارس کے فارغین نہ صرف دینی میدان میں بلکہ ملکی اور بین الاقوامی سطح پر بھی نمایاں خدمات انجام دے سکتے ہیں۔ عبیدالرحمن الحسینی نے کہا کہ ایک ایسا وقت بھی آسکتا ہے جب مدارس کے طلبہ دنیا کی ممتاز جامعات میں تعلیم حاصل کریں، عدلیہ، میڈیا اور دیگر اہم شعبوں میں اپنی صلاحیتوں کا لوہا منوائیں اور ملت وملک کا نام روشن کریں۔ انہوں نے کہا کہ دینی تشخص کو برقرار رکھتے ہوئے جدید تعلیمی مواقع سے استفادہ کرنا کسی بھی صورت مدارس کی روایت کے خلاف نہیں بلکہ اس کے دائرۂ اثر کو مزید وسیع کرنے کا ذریعہ ہے۔ انہوں نے مدارس کے ذمہ داران، علماء کرام اور اہلِ خیر سے اپیل کی کہ وہ تعلیمی ترقی اور مثبت اصلاحات کے لیے سنجیدہ کوششیں کریں تاکہ آنے والی نسلیں دین و دنیا دونوں میدانوں میں کامیابی حاصل کر سکیں۔ آخر میں عبیدالرحمن الحسینی نے کہا کہ مدارس کا روشن مستقبل اسی وقت ممکن ہے جب دینی تعلیم کے ساتھ عصری تقاضوں کو بھی سمجھا جائے اور طلبہ کو ہر میدان میں آگے بڑھنے کے مواقع فراہم کیے جائیں۔

ڈاکٹر عمار رضوی کی مؤثر پیروی کے بعد وزارتِ خارجہ حرکت میں آئی

لکھنؤ: ۲۰ر جو (پریس ریلیز/ ابوشحمہ انصاری) آل انڈیا مائناریٹیز فورم فار ڈیموکریسی کے قومی صدر، اتر پردیش کے سابق کارگزار وزیر اعلیٰ ڈاکٹر عمار رضوی کی مؤثر پیروی کے بعد سعودی عرب میں زیرِ حراست بھارتی شہری امام الدین کے معاملے میں وزارتِ خارجہ، حکومتِ ہند حرکت میں آگئی ہے۔ وزارت نے شکایت کو MADAD پورٹل پر درج کرتے ہوئے مزید کارروائی کے لیے اسے بھارتی سفارت خانہ، ریاض کو بھیج دیا ہے۔ سرکاری دستاویز کے مطابق بارہ بنکی ضلع کے قصبہ فتح پور کے محلہ نالاپار جنوبی-1 کی رہائشی سیدہ سراجل خاتون نے ڈاکٹر عمار رضوی سے ملاقات کرکے اپنے بیٹے امام الدین کی رہائی اور اس کی خیریت معلوم کرانے کے لیے مدد کی اپیل کی تھی۔ انہوں نے بتایا کہ ان کا بیٹا سعودی عرب کے مقدس شہر مدینہ منورہ میں ڈرائیور کی حیثیت سے ملازمت کرتا تھا۔ وطن میں تین ماہ کی چھٹی گزارنے کے بعد وہ 17 اکتوبر 2025 کو دوبارہ سعودی عرب روانہ ہوا اور حسبِ معمول اپنی ملازمت انجام دے رہا تھا، لیکن 25 اپریل 2026 کو اہلِ خانہ کو اطلاع ملی کہ امام الدین کو سعودی عرب کی سی آئی ڈی پولیس نے اپنی تحویل میں لے لیا ہے۔ اس کے بعد سے اہلِ خانہ کو اس کے بارے میں کوئی مصدقہ اطلاع نہیں مل سکی، جس کی وجہ سے پورا خاندان شدید ذہنی کرب اور اضطراب میں مبتلا ہے۔ معاملے کی سنگینی کو محسوس کرتے ہوئے ڈاکٹر عمار رضوی نے 9 جون 2026 کو وزیرِ خارجہ ڈاکٹر ایس۔ جے۔ شنکر کو ایک تفصیلی مکتوب ارسال کیا، جس میں متاثرہ خاندان کی پریشانی سے آگاہ کرتے ہوئے امام الدین کی خیریت معلوم کرنے، اس کے بارے میں مکمل معلومات فراہم کرنے اور ضروری سفارتی کارروائی کی درخواست کی گئی۔ وزارتِ خارجہ کے CPV ڈویژن (MADAD سیکشن) نے ڈاکٹر عمار رضوی کو بھیجے گئے اپنے باضابطہ جواب میں بتایا کہ ان کا مکتوب موصول ہوگیا ہے اور اس پر کارروائی کرتے ہوئے شکایت کو MADAD پورٹل پر درج کرلیا گیا ہے۔ وزارت نے اپنے جواب میں واضح کیا ہے کہ سعودی عرب میں زیرِ حراست بھارتی شہری امام الدین کے معاملے کو ضروری کارروائی کے لیے بھارتی سفارت خانہ، ریاض کے سپرد کر دیا گیا ہے تاکہ متعلقہ سعودی حکام سے رابطہ قائم کرکے حقائق معلوم کیے جائیں اور متاثرہ خاندان کو صورتِ حال سے آگاہ کیا جاسکے۔ وزارتِ خارجہ کی جانب سے جاری اسٹیٹس رپورٹ میں اس معاملے کو ”بیرونِ ملک زیرِ حراست بھارتی شہری“ کے زمرے میں رکھتے ہوئے اعلیٰ ترین ترجیح دی گئی ہے، جس سے اس معاملے کی حساسیت اور اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے۔ ڈاکٹر عمار رضوی نے کہا کہ بیرونِ ملک مشکلات میں پھنسے ہر بھارتی شہری کی مدد کرنا ایک انسانی اور قومی ذمہ داری ہے۔ انہوں نے کہا کہ جب تک امام الدین کے بارے میں مکمل معلومات حاصل نہیں ہو جاتیں اور متاثرہ خاندان کو اطمینان نہیں مل جاتا، وہ اس معاملے کی مسلسل پیروی کرتے رہیں گے۔ ڈاکٹر عمار رضوی کی اس مؤثر اور بروقت پیروی کو مختلف سماجی اور عوامی حلقوں نے سراہتے ہوئے امید ظاہر کی ہے کہ وزارتِ خارجہ اور بھارتی سفارت خانہ، ریاض کی کارروائی کے نتیجے میں جلد ہی امام الدین کے بارے میں مثبت پیش رفت سامنے آئے گی اور متاثرہ خاندان کی طویل بے چینی کا خاتمہ ہوگا۔ یہ اطلاع آل انڈیا مائناریٹیز فورم فار ڈیموکریسی کے شعبۂ نشر و اشاعت کے سیکرٹری ابوشحمہ انصاری نے دی۔

راہل گاندھی کی سالگرہ پر تھانے کانگریس کی منفرد پہل

غریب طلبہ کی مدد، شجرکاری اور میڈیکل ہیلپ ڈیسک کے لوگو کی نقاب کشائی

تھانے: ۲۰ر جون (آفتاب شیخ): ۔ کانگریس کے سینئر رہنما اور لوک سبھا میں قائدِ حزبِ اختلاف راہل گاندھی کے 56ویں یومِ پیدائش کے موقع پر تھانے کانگریس کی جانب سے مختلف سماجی، تعلیمی اور عوامی فلاح و بہبود سے متعلق سرگرمیوں کا انعقاد کیا گیا۔ یہ محض ایک رسمی تقریب نہیں تھی بلکہ سماج پر مبنی سیاست کا ایک واضح پیغام بھی تھا۔ تعلیم، صحت اور ماحولیات جیسے اہم موضوعات کو مرکز میں رکھتے ہوئے کانگریس کے عہدیداروں اور کارکنوں نے عوام سے براہِ راست رابطہ قائم کرنے کی کوشش کی۔ اس موقع پر کورٹ ناکہ میں واقع پولیس ہیڈکوارٹر پرائمری اسکول کے معاشی طور پر کمزور طلبہ میں نوٹ بکس، تعلیمی سامان اور غذائی اشیا تقسیم کی گئیں۔ اس اقدام کے ذریعے یہ پیغام دیا گیا کہ تعلیم ہی سماجی تبدیلی اور ترقی کی بنیاد ہے اور طلبہ کی تعلیمی ضروریات پوری کرنا معاشرے کی مشترکہ ذمہ داری ہے۔ ماحولیاتی تحفظ کے فروغ کے لیے کوپری علاقے میں واقع سوامی سمرتھ مٹھ میں شجرکاری مہم بھی چلائی گئی۔ بڑھتی ہوئی آلودگی، ہریالی میں کمی اور موسمیاتی تبدیلیوں کے تناظر میں شہریوں سے درختوں کے تحفظ اور ماحول دوست طرزِ عمل اپنانے کی اپیل کی گئی۔ تھانے کانگریس کے مرکزی دفتر میں سینکڑوں کارکنوں کی موجودگی میں سالگرہ کی تقریب منعقد ہوئی، جہاں غریب بچوں کے ساتھ کیک کاٹ کر سماجی مساوات اور شمولیت کا پیغام دیا گیا۔ تھانے شہر (ضلع) کانگریس صدر راہل پنگلے نے بتایا کہ شرکاء میں لڈو بھی تقسیم کیے گئے۔ اس موقع پر ”تھانے کانگریس میڈیکل ہیلپ ڈیسک“ کے لوگو کا بھی اجراء کیا گیا۔ راہل پنگلے نے کہا کہ اس ہیلپ ڈیسک کا مقصد ضرورت مند مریضوں کو حکومتی اسکیموں سے متعلق معلومات، طبی رہنمائی اور علاج کے لیے درکار ضروری تعاون فراہم کرنا ہے، خصوصاً ایسے افراد کو جو مالی مشکلات کے باعث علاج معالجے کے لیے جدوجہد کر رہے ہیں۔ کانگریس کی سیاست ہمیشہ عوامی مسائل اور سماجی وابستگی سے جڑی رہی ہے، اور کارکنوں نے اس بات کا اظہار کیا کہ سالگرہ کے موقع پر کیے گئے یہ اقدامات اسی عوام دوست فکر کی عکاسی کرتے ہیں۔ اس موقع پر کانگریس عہدیداران بھالچندر مہاڈک، نانا کدم، سیوا دل کے صدر رویندر کولی، جنرل سیکریٹری مہیندر مہاترے، ڈاکٹر جتیش پرمار، ایڈوکیٹ جاوید شیخ، پرساد پاٹل، سوپنل کولی، ایڈوکیٹ امیش سنگھ، راجیش مشرا، شریش گھرت، چندرکانت پاٹل، گوپال ساونت، سمیر شیخ، منا راجوریا، پروین کھیرالیہ، ہرشل کولی، منوج دوبے، نورشید شیخ، لوکیش گھولپ، انکوش چنڈالیہ، وجے کھیڈیکر، پرمود یادو، حامد شیخ، وشواس بھگت سمیت بڑی تعداد میں کارکنان موجود تھے۔

میونسپل کارپوریٹر سلیکھا چوان کا ذات سرٹیفکیٹ غلط قرار، تصدیقی کمیٹی کا فیصلہ

تھانے: ۲۰ر جون (آفتاب شیخ): ۔ تھانے میونسپل کارپوریشن کے وارڈ نمبر 5 سے درج فہرست قبائل (شیڈیول ٹرائب) کے لیے مخصوص نشست پر بلا مقابلہ منتخب ہونے والی کارپوریٹر سلیکھا شیواجی سوریونشی عرف سلیکھا سدھا کر چوان کے ذات سرٹیفکیٹ کو شیڈیول ٹرائب سرٹیفکیٹ تصدیقی کمیٹی نے غلط قرار دے دیا ہے، جس کے بعد ان کی اہلیت اور عہدے کے مستقبل پر سوالات کھڑے ہو گئے ہیں۔ دھولے میں قائم شیڈیول ٹرائب سرٹیفکیٹ تصدیقی کمیٹی نے جمع کرائے گئے دستاویزات اور شواہد کی جانچ کے بعد یہ فیصلہ سنایا کہ متعلقہ امیدوار کا کولی ملہار برادری سے متعلق ذات سرٹیفکیٹ درست نہیں ہے۔ کمیٹی نے سرٹیفکیٹ ضبط کرنے کا حکم دیتے ہوئے مزید ضروری کارروائی کے لیے معاملہ تھانے کے ضلع کلکٹر کو بھیج دیا ہے۔ یہ حکم جوائنٹ کمشنر پردیپ پول، ڈپٹی ڈائریکٹر اسنیہل گویکر اور سینئر ریسرچ آفیسر نیلے راٹھوڑ پر مشتمل کمیٹی نے جاری کیا۔ حکم نامے میں کہا گیا ہے کہ 1950 سے قبل کے بعض ریکارڈ اور شواہد مشتبہ، دوبارہ تحریر شدہ یا غیر معتبر پائے گئے ہیں۔ کمیٹی نے متعلقہ خاندان کے دیگر درستگی سرٹیفکیٹس کے حوالے سے بھی علیحدہ جانچ کا عمل شروع کر دیا ہے۔ اس معاملے کی شکایت آل انڈیا ٹرائبل ڈیولپمنٹ کونسل کے نیشنل یوتھ صدر لکی جادھو نے کی تھی۔ ان کا کہنا ہے کہ درج فہرست قبائل کے لیے مخصوص نشستوں پر صرف حقیقی اور اہل امیدواروں کو ہی نمائندگی کا موقع ملنا چاہیے، اس لیے ایسے معاملات کی سخت جانچ ضروری ہے۔ ادھر اس فیصلے کے بعد متعلقہ کارپوریٹر کی رکنیت برقرار رہے گی یا نہیں اور آئندہ قانونی کارروائی کیا ہوگی، اس حوالے سے ضلع انتظامیہ کے فیصلے کا انتظار کیا جا رہا ہے۔ خبر لکھے جانے تک سلیکھا چوان یا ان کے نمائندوں کی جانب سے کوئی باضابطہ ردِعمل سامنے نہیں آیا ہے۔

ملّت ہائی اسکول میں عالمی یوگا دیوس کی تقریب

جلگاؤں (عقیل خان بیاولی) ملّت ہائی اسکول اینڈ جونیئر کالج مہرون، جلگاؤں میں عالمی یوگا دیوس کا انعقاد کیا گیا۔ اس موقع پر صدر مدرس حفیظ منیار نے طلبہ کو یوگا کی ورزش اور فائدے بتائے جبکہ سوپروائزر رسید مختار نے اس دن کے انعقاد پر سیر حاصل معلومات فراہم کی۔ بعد ازیں اسپورٹس ٹیچر شیخ راحیل نے یوگا کے کچھ آسن پیش کرکے ان آسن کی معلومات بتائی۔ نیز طلبہ نے ان کی عملی مشق دہرائی۔ اس موقع پر تدریسی و غیر تدریسی موجود تھے۔

رشبھ شیٹی کنڑ سینما کا قومی چہرہ بن چکے ہیں

ممبئی (ایم ملک) ایک ایسے وقت میں جب علاقائی سینما قومی توجہ حاصل کر رہا ہے، رشب شیٹی کنڑ سینما کے لیے ایک نئی قومی شناخت قائم کرنے میں ایک طاقتور آواز بن کر ابھرے ہیں۔ ایک اداکار، مصنف، اور ہدایت کار کے طور پر، اس نے نہ صرف ہندوستانی سینما کی سب سے زیادہ سراہی جانے والی کامیابیوں میں سے ایک، کنتارا کو پہنچایا، بلکہ کنڑ کہانی سنانے کے دائرہ کو بھی قومی سطح پر نئی بلندیوں تک پہنچایا۔ قومی ایوارڈ یافتہ پرفارمنس، 13 بلین سے زیادہ کی اجتماعی قدر اور تجارتی صلاحیت کے ساتھ فرنچائزز، اور تمام زبانوں میں بڑھتے ہوئے مداحوں کی تعداد کے ساتھ، رشب شیٹی آج ایک تخلیقی پاور ہاؤس بن گیا ہے جس نے علاقائی حدود کو عبور کیا ہے اور کنڑ کہانیوں کو پورے ہندوستان کے نقشے پر رکھا ہے۔ 5 وجوہات کیوں ریشاب شیٹی کنڑ سینما کا سب سے بڑا قومی نمائندہ بن گیا ہے۔ 1۔ کنتارا کے ذریعے ایک ثقافتی تحریک پیدا ہوئی۔ کنتارا صرف ایک بلاک بسٹر فلم نہیں تھی، یہ پورے ملک میں ایک ثقافتی تحریک بن گئی۔ کرناٹک کی روایات، لوک داستانوں اور روحانیت میں گہرائی سے جڑی، فلم نے زبان اور علاقائی حدود سے بالاتر ہوکر سامعین کے دلوں کو چھو لیا۔ اس نے لاکھوں ہندوستانیوں کو کنڑ ثقافتی کہانی سنانے کی بھرپور روایت سے متعارف کرایا۔ 2۔ نیشنل ایوارڈ نے اس کی میراث کو مزید مضبوط کیا۔ کنتارا کے لیے بہترین اداکار کا قومی ایوارڈ جیتنا رشب شیٹی کے کیریئر کا ایک اہم لمحہ تھا۔ اس اعزاز نے نہ صرف ان کی طاقتور کارکردگی کو تسلیم کیا بلکہ قومی سطح پر کنڑ سینما کی فنکارانہ مہارت کو بھی نئی پہچان دی۔ 3۔ ہندوستانی سینما کی سب سے قیمتی گھریلو فرنچائزز میں سے ایک بنانا۔ کنتارا اور کنتارا کے ساتھ: باب 1، رشب شیٹی نے کل باکس آفس اور 1300 کروڑ سے زیادہ کے تجارتی امکانات کے ساتھ ایک فرنچائز بنائی ہے۔ ہندوستانی سینما میں بہت کم فلم سازوں کی ہدایت کردہ فرنچائزز نے علاقائی ثقافت میں جڑے رہتے ہوئے اتنا بڑا قومی مفاد پیدا کیا ہے۔ 4۔ ایک پین انڈیا سپر اسٹار کی تعریف کو نیا معنی دینا۔ روایتی پین انڈیا ستاروں کے برعکس، رشب شیٹی کی مقبولیت ہمیشہ ان کی کہانی سنانے میں جڑی رہی ہے۔ ملک بھر کے سامعین ان کی تحریر، ہدایت کاری اور اداکاری سے گونج رہے ہیں۔ تینوں یکساں طور پر۔ اس کی کامیابی اس بات کا ثبوت ہے کہ طاقتور کہانیاں زبان کی رکاوٹوں کو عبور کرکے قومی اثر پیدا کرسکتی ہیں۔ 5۔ اداکار، مصنف، اور ڈائریکٹر ایک نایاب ٹریون ٹیلنٹ۔ رشبھ شیٹی کا شمار ہندوستانی سینما کے ان چند تخلیق کاروں میں ہوتا ہے جنہوں نے کیمرے کے سامنے اور پیچھے دونوں جگہ یکساں اثر ڈالا ہے۔ ایک اداکار، مصنف اور ہدایت کار کے طور پر ان کی کامیابیاں انہیں ہندوستانی سینما کی سب سے بااثر تخلیقی شخصیات میں شمار کرتی ہیں۔

رام چرن سٹارر ’پیڈی‘ اور بھی زیادہ پرجوش ہوجاتی ہے، کل 5 منٹ اور 56 سیکنڈ کے نئے سین سینما گھروں کی زینت بنے گی

ممبئی: ۲۰ر جون (ایم ملک) رام چرن، جھانوی کپور، اور جگپتی بابو نے مرکزی کرداروں میں اداکاری کی، ’پیڈی‘ دنیا بھر کے سینما گھروں میں اپنا دھماکہ خیز دوڑ جاری رکھے ہوئے ہے۔ ایک تاریخی آغاز درج کرنے کے بعد، یہ فلم سال کی سب سے بڑی بلاک بسٹروں میں سے ایک بن گئی ہے اور، ہر گزرتے دن کے ساتھ باکس آفس کے نئے ریکارڈ توڑتے ہوئے، 2026 میں جنوبی ہندوستان میں سب سے زیادہ کمائی کرنے والی پہلی فلم بن کر ابھری ہے۔ اب، میکرز نے مداحوں کے لیے ایک اور دلچسپ سرپرائز کا اعلان کیا ہے۔ سوشل میڈیا پر ایک اپ ڈیٹ شیئر کرتے ہوئے انہوں نے انکشاف کیا کہ کل سے سینما گھروں میں چلنے والی فلم کے ورژن میں 5 منٹ اور 56 سیکنڈ کے بالکل نئے مناظر شامل کیے جائیں گے۔ اس توسیعی کٹ کے ساتھ، سامعین بڑی اسکرین پر ’پیڈی‘ کے اس سے بھی زیادہ شاندار اور شاندار تجربے کی توقع کر سکتے ہیں۔ اس اپ ڈیٹ کو شیئر کرتے ہوئے، میکرز نے لکھا، ”#Peddi کا تجربہ اور بھی بہتر ہونے والا ہے 5 منٹ 56 سیکنڈز کے نئے سین کل سے تھیٹرز میں شامل کیے جائیں گے۔ ”بڑے پیمانے پر سامعین کے ٹرن آؤٹ کے ساتھ، "Peddi" تھیٹروں میں اپنا دھماکہ خیز دوڑ جاری رکھے ہوئے ہے، جس کی تائید منہ سے بھرپور تشہیر اور زبردست ردعمل سے ہوئی۔ فلم میں 5 منٹ اور 56 سیکنڈ کے نئے مناظر کا اضافہ بڑی اسکرین کے تجربے کو بڑھا دے گا۔ یہ شائقین کو تھیٹروں میں واپس آنے کی ایک اور وجہ فراہم کرے گا کیونکہ یہ بلاک بسٹر فلم باکس آفس پر اور بھی بڑے ریکارڈ قائم کر رہی ہے۔ بوچی بابو ثنا کی تحریر اور ہدایت کاری میں، "پیڈی" کے ستارے رام چرن کے ساتھ، ایک طاقتور کاسٹ کے ساتھ جس میں شیوا راجکمار، جانوی کپور، دیویندو شرما، اور جگپتی بابو اہم کرداروں میں ہیں۔ یہ مضبوط جوڑ کاسٹ فلم کے پیمانے اور اثر کو مزید بڑھاتا ہے۔ اس فلم کو وینکٹ ستیش کلیارو نے وردھی سینماز کے تحت میتھری مووی میکرز، سوکمار رائٹنگز، اور آئی وی وائی انٹرٹینمنٹ کے ساتھ مل کر پروڈیوس کیا ہے، جس میں ایشان سکسینہ شریک پروڈیوسر ہیں۔ 2020 میں شروع کی گئی آئی وی وائی انٹرٹینمنٹ نے خود کو ہندوستان کے سب سے مشہور پروڈکشن ہاؤسز اور فلم کے حقوق حاصل کرنے والی کمپنیوں میں سے ایک کے طور پر قائم کیا ہے۔ کمپنی نے پریمیم آئی پی اور فلم رائٹس کی ہندوستان کی سب سے بڑی فلموگرافیوں میں سے ایک بنائی ہے، اور شاندار فلمیں بنانے میں مسلسل تخلیقی پروڈکشن ہاؤسز کی مدد کرتی ہے جو دنیا بھر کے سامعین کے ساتھ گونجتی ہیں۔ فلم کی تکنیکی ٹیم بھی غیر معمولی طور پر مضبوط ہے، جس میں اے آر رحمان کی موسیقی، آر رتناویلو کی سنیماٹوگرافی، اویناش کولا کی طرف سے پروڈکشن ڈیزائن، نوین نولی کی ایڈیٹنگ، اور وی وائی پراوین کمار کی ایگزیکٹو پروڈکشن، فلم کی سینمائی عظمت اور اس کے لیے توقعات میں اضافہ کرتی ہے۔ بڑھاتا ہے۔ ”دھورندھر،" "دھورندھر دی ریوینج" اور ”راجہ شیواجی" کی زبردست کامیابی کے بعد جیو اسٹوڈیو کے ذریعہ شمالی ہندوستان میں ”پیڈی" ریلیز کی گئی ہے۔ یہ فلم 4 جون 2026 کو دنیا بھر کے سینما گھروں میں ریلیز ہوئی۔

"باہوبلی: دی ایٹرنل وار" اینی میشن کی دنیا میں داخل ہے، جسے ایس ایس راجامولی نے اینیسی انٹرنیشنل اینی میشن فلم فیسٹیول 2026 میں پیش کیا ہے

ممبئی: ۲۰ر جون (ایم ملک) ”باہوبلی، فرنچائز، جس میں دو بڑی بلاک بسٹر فلمیں شامل ہیں، باہوبلی دا بگننگ اور ”باہوبلی دا کنکلوزن، ہندوستانی سینما کے سب سے بڑے اور مشہور برانڈز میں سے ایک ہے۔ اسے دنیا بھر میں سب سے زیادہ دیکھی جانے والی ہندوستانی کہانیوں میں سے ایک سمجھا جاتا ہے، اور اس کا جنون فروغ پا رہا ہے۔ باکس آفس کے ریکارڈ توڑنے اور دنیا بھر میں نئے سنگ میل حاصل کرنے کے بعد، "Baahubali" کی میراث کو اب باہوبلی: دی ایٹرنل وار کے ساتھ مزید بڑھایا جا رہا ہے۔ اس کے ٹیزر نے پہلے ہی بین الاقوامی سطح پر ایک مضبوط ہنگامہ کھڑا کر دیا ہے۔ اس سفر کو مزید بڑھانے کے لیے، ایس ایس راجامولی اس پروجیکٹ کو مشہور اینیسی انٹرنیشنل اینی میشن فلم فیسٹیول میں پیش کریں گے، اور دنیا بھر میں فرنچائز کی ساکھ کو مزید بلند کریں گے۔ اس اینیمیشن فلم فیسٹیول میں ”ورک ان پروگریس" سیکشن کے لیے منتخب ہونا ایک اہم کامیابی ہے، کیونکہ یہ ان چند ہندوستانی اینی میٹڈ فلموں میں سے ایک ہے جو اس بڑے پلیٹ فارم پر نمائش کے لیے پیش کی جائیں گی۔ ”اسپائیڈر مین: انٹو دی اسپائیڈر ورس" اور ”فلو" جیسی فلمیں جنہوں نے 2025 میں بہترین اینی میٹڈ فیچر کا آسکر جیتا تھا، کو بھی اینیسی فیسٹیول میں ”ورک ان پروگریس" سیکشن میں دکھایا گیا تھا، لہٰذا یہ واقعی باہوبلی فرنچائز کے لیے ایک اہم کامیابی ہے۔ اس اہم کامیابی کی وسعت کا اندازہ اس حقیقت سے لگایا جا سکتا ہے کہ فیسٹیول میں ”باہوبلی: دی ایٹرنل وار" پینل کے ٹکٹ بکنگ شروع ہونے کے صرف دو منٹ کے اندر فروخت ہو گئے۔ اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ لوگ اس نئے پراجیکٹ کا کتنے بے تابی سے انتظار کر رہے ہیں۔ اینیسی انٹرنیشنل اینی میشن فلم فیسٹیول ہر سال جون کے آخری ہفتے کے دوران فرانس کے شہر اینیسی میں ہوتا ہے۔ اس میں مختلف تکنیکوں (روایتی، کٹ آؤٹ، کلیمیشن، CGI، وغیرہ) کا استعمال کرتے ہوئے بنائی گئی اینی میٹڈ فلمیں پیش کی گئی ہیں جنہیں کئی زمروں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ فیسٹیول کے دوران، شہر بھر کے مختلف سینما گھروں میں دکھائی جانے والی فلموں کے علاوہ، رات کے وقت شہر کے وسط میں Pâquier Square پر فلمیں بھی دکھائی جاتی ہیں، جہاں ایک طرف ایک خوبصورت جھیل اور دوسری طرف پہاڑ نظر آتے ہیں۔ فیسٹیول کے تھیم کے لحاظ سے کلاسک یا حالیہ فلمیں اس دیوہیکل اسکرین پر دکھائی جاتی ہیں۔ ہفتہ کی شام، فاتحین کا اعلان کیا جاتا ہے۔ ”باہوبلی: دی ایٹرنل وار" ایوارڈ یافتہ فلمساز ایشان شکلا کی ہدایت کاری میں دو حصوں پر مشتمل شاندار اینی میٹڈ فلم ہے۔ پارٹ 1 کا ٹیزر پہلے ہی ریلیز ہو چکا ہے، اور فلم 2027 میں ریلیز ہونے والی ہے۔

☆☆☆☆☆

ہندوستان اور جرمنی نے توانائی کی سلامتی اور پائیدار ترقی کے لیے شراکت داری کو مضبوط کیا

نئی دہلی۔ 20 / جون۔ ایم این این۔ سبز اور پائیدار ترقی کے لیے ہند-جرمن پارٹنرشپ (GSDP) نے نئی اور قابل تجدید توانائی کی وزارت کے ساتھ شراکت میں جی ایس ڈی پی بات چیت کی سیریز کے دسویں ایڈیشن کی میزبانی کی جس کی تھیم ’ قابل تجدید توانائی کے ذریعے توانائی کی حفاظت ‘ تھی۔ ایک سرکاری ریلیز کے مطابق، اعلیٰ سطحی پینل مباحثے میں نئی اور قابل تجدید توانائی کی وزارت کے سینئر نمائندوں، صنعت کے رہنماؤں، تھنک ٹینکس، نجی شعبے کے کھلاڑیوں اور قابل تجدید توانائی کے ماہرین کو اس بات پر تبادلہ خیال کرنے کے لیے اکٹھا کیا گیا کہ ہندوستان اپنی قابل تجدید توانائی کی منتقلی کو کس طرح تیز کرسکتا ہے اور یہ دریافت کرنے کے لیے کہ قابل تجدید توانائی ہندوستانی معیشت کی لچک کو فوسل قیمت کے جھٹکے کے خلاف کیسے مضبوط کرسکتی ہے۔ اپنے افتتاحی خطاب میں، ہندوستان میں جرمنی کے سفیر ڈاکٹر فلپ ایکرمین نے کہا، قابل تجدید توانائی اب صرف آب و ہوا کی ضرورت نہیں ہے بلکہ ایک اقتصادی اور اسٹریٹجک ضرورت بھی ہے۔ ہندوستان اور جرمنی درآمد شدہ جیواشم ایندھن پر انحصار کم کرنے اور توانائی کی خودمختاری کو بڑھانے کے مشترکہ چیلنج میں شریک ہیں۔ قابل تجدید ذرائع آب و ہوا کی کارروائی، اقتصادی مواقع اور توانائی کی حفاظت کی ایک طاقتور ”تثلیث“ تخلیق کرتے ہیں۔ ہندوستان نے قابل تجدید توانائی کی تعیناتی میں اہم پیش رفت کی ہے، قابل تجدید ذرائع اب بجلی کی پیداوار میں تقریباً 26 فیصد حصہ ڈال رہے ہیں۔ جی ایس ڈی پی شراکت خاص طور پر اہم ہے کیونکہ ہندوستان اور جرمنی کے سفارتی تعلقات کے 75 سال مکمل ہو رہے ہیں۔ بھارت اور جرمنی سفارتی تعلقات کے 75 سال مکمل کر رہے ہیں۔ ریلیز میں کہا گیا کہ دیرینہ دوطرفہ ترقیاتی تعاون موسمیاتی عمل اور پائیدار ترقی سے نمٹنے کے لیے ایک شراکت داری میں تبدیل ہوا ہے۔ دونوں ممالک قابل تجدید توانائی (تعینات اور مینوفیکچرنگ، بیٹری اسٹوریج، گرڈ انٹیگریشن)، توانائی کی کارکردگی اور مشکل سے کم کرنے والے شعبوں کی منتقلی، سبز شہری نقل وحرکت، حیاتیاتی تنوع، موسمیاتی تبدیلیوں میں تخفیف اور موافقت، پائیدار شہری ترقی اور پیشہ ورانہ تعلیم جیسے شعبوں پر مل کر کام کر رہے ہیں۔

☆☆☆☆☆

آیوش کی وزارت نے شہریوں کو یوگا کے 12 ویں بین الاقوامی دن 2026 کی ملک گیر تقریبات میں شرکت کی دعوت دی

نئی دہلی۔ 29 / جون۔ ایم این این۔ جیسا کہ قوم 21 جون کو یوگا کا 12 واں بین الاقوامی دن 2026 منانے کی تیاری کر رہی ہے، آیوش کی وزارت نے ملک بھر کے شہریوں کو بڑی تعداد میں شرکت کرنے اور صحت، ہم آہنگی اور ہندوستان کی لازوال یوگا روایت کے اس تاریخی جشن کا حصہ بننے کی دعوت دی ہے۔ مرکزی وزیر مملکت (آزادانہ چارج)، آیوش کی وزارت اور صحت اور خاندانی بہبود کے وزیر مملکت جناب پرتاپ راؤ جادھو نے کہا، 2026 کے بین الاقوامی یوم یوگا کی مرکزی تقریب 21 جون کو کولکتہ کے تاریخی ریڈ روڈ پر وزیر اعظم جناب نریندر مودی کی قیادت میں منعقد کی جائے گی۔ اس موقع پر، پوری قوم مشترکہ یوگا پروٹوکول کی مشق کرنے کے لیے اکٹھی ہوگی اور ہندوستان کے مشترکہ یوگا پروٹوکول کے پیغام کو دنیا کے ساتھ شیئر کرے گی۔ شہریوں سے وسیع پیمانے پر شرکت کی اپیل کرتے ہوئے، جناب جادھو نے مزید روشنی ڈالی، اس سال، وزارت ثقافت ملک بھر میں 100 مشہور مقامات پر خصوصی یوگا ڈے 2026 کی تقریبات کا بھی اہتمام کر رہی ہے، جس میں ہندوستان کے بھرپور ثقافتی ورثے، تاریخی نشانات اور یوگا کی لازوال روایت کو ایک ساتھ لایا جا رہا ہے۔ یوگا کے عالمی دن 2026 کو ایک یادگار اور کامیاب جشن بنانے کے لیے شرکت۔ اس سال، ثقافت کی وزارت کے تحت آرکیالوجیکل سروے آف انڈیا، ہندوستان بھر میں 100 مشہور مقامات پر یوگا ڈے 2026 کی تقریبات کا اہتمام کر رہا ہے، جو ہندوستان کے شاندار تہذیبی ورثے، تاریخی یادگاروں اور یوگا کی قدیم روایت کے درمیان منفرد تعلق کو اجاگر کرتا ہے۔

شمال مشرقی خطہ اب عالمی نشانات کا گھر ہے: سیتارمن

نئی دہلی، 20 جون۔ ایم این این۔ وزیر خزانہ نرملا سیتارمن نے ہفتہ کو کہا کہ شمال مشرقی خطہ اب عالمی نشانات کا گھر ہے، جو پائیدار اور جامع ترقی کو ظاہر کرتا ہے۔ ایکس پر ایک پوسٹ میں، وزیر خزانہ سیتارمن نے کہا کہ اشٹ لکشمی مضبوطی سے عالمی نقشے پر ہے” دنیا کی پہلی 100 فیصد نامیاتی ریاست سے لے کر دنیا کی سب سے لمبی دو لین والی سرنگ اور سب سے اونچے گرڈر ریل پل تک۔ تجارت اور صنعت کے وزیر پیوش گوئل نے بھی کہا کہ شمال مشرقی خطہ کی آٹھ ریاستیں کبھی ترقی کے مرکزی دھارے سے بہت دور تھیں۔ وزیر نے ایکس پر پوسٹ کیا،” آج، وہ ہندوستان کے ترقی کے انجن کے طور پر ابھر رہے ہیں، جو خوشحالی، طاقت اور امکانات سے بھرے ہوئے ہیں۔“ پچھلے 12 سالوں میں، شمال مشرق نے اپنے ترقیاتی منظر نامے میں ایک قابل ذکر تبدیلی دیکھی ہے۔ یہ تبدیلی پائیدار پالیسی سپورٹ، بنیادی ڈھانچے کی توسیع، اور جامع ترقیاتی اقدامات کے ذریعے کارفرما ہے۔ بہتر سڑک، ریل، ہوائی، اور ڈیجیٹل رابطے نے جغرافیائی تنہائی کو کم کیا ہے۔ انہوں نے علاقائی انضمام اور اقتصادی رسائی کو بھی مضبوط کیا ہے۔

ناندیڑ میں گندگی پھیلانے والے ہوٹلوں اور چائے خانوں کے خلاف

کاروائی کا مطالبہ، عوام نے فوڈ اینڈ ڈرگس انتظامیہ سے کی اپیل

ناندیڑ(نمائندہ خصوصی):ناندیڑ شہر اور مضافاتی علاقوں میں کئی ہوٹلوں، ریسٹورنٹس، چائے خانوں اور کھانے پینے کی دکانوں میں صفائی ستھرائی کی ابتر صورتحال پر شہریوں نے شدید تشویش کا اظہار کرتے ہوئے فوڈ اینڈ ڈرگس انتظامیہ(FDA) سے فوری کارروائی کا مطالبہ کیا ہے۔شہریوں کا کہنا ہے کہ جس طرح فوڈ اینڈ ڈرگس انتظامیہ کی جانب سے گٹکھا، پان مسالہ اور دیگر ممنوعہ اشیائے خوردو نوش کے خلاف مسلسل چھاپہ مار کارروائیاں کی جارہی ہیں، اسی طرح عوامی صحت کو متاثر کرنے والے غیر معیاری اور غیر صحت بخش ہوٹلوں اور چائے خانوں کے خلاف بھی سخت اقدامات کیے جانے چاہئیں۔عوام کے مطابق بعض مقامات پر کھانے کی تیاری انتہائی غیر صحت بخش ماحول میں کی جاتی ہے۔ باورچی خانوں میں صفائی کا فقدان، گندے برتنوں کا استعمال، پینے کے پانی کی ناقص صورتحال، کھلے عام پڑی اشیائے خوردنی اور حفظانِ صحت کے اصولوں کی خلاف ورزی جیسے مسائل عام ہیں۔ان حالات کے باعث شہریوں کو مختلف بیماریوں کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔شہریوں نے مطالبہ کیا ہے کہ فوڈ اینڈ ڈرگس انتظامیہ شہر بھر کے ہوٹلوں، ریسٹورنٹس، بیکریوں اور چائے خانوں کا باقاعدہ معائنہ کرے، صفائی کے معیار کو یقینی بنائے اور قواعد کی خلاف ورزی کرنے والے اداروں کے خلاف جرمانے اور قانونی کارروائی عمل میں لائے۔سماجی کارکنوں اور عوامی نمائندوں کا بھی کہنا ہے کہ خوراک کے معیار اور صفائی کے معاملے میں کسی قسم کی لاپروائی برداشت نہیں کی جانی چاہیے، کیونکہ یہ براہِ راست عوامی صحت سے جڑا ہوا مسئلہ ہے۔انہوں نے انتظامیہ سے مطالبہ کیا کہ گندگی اور غیر معیاری خوراک فراہم کرنے والے مراکز کی فہرست تیار کر کے ان کے خلاف خصوصی مہم چلائی جائے۔شہری حلقوں کا کہنا ہے کہ اگر متعلقہ محکمے کی جانب سے مستقل نگرانی اور سخت کارروائی کی جائے تو نہ صرف صفائی کے معیار میں بہتری آئے گی بلکہ عوام کو محفوظ اور معیاری خوراک بھی میسر ہو سکے گی۔عوام نے امید ظاہر کی ہے کہ فوڈ اینڈ ڈرگس انتظامیہ اس اہم مسئلے کا سنجیدگی سے نوٹس لے گی اور صحت عامہ کے تحفظ کے لیے مؤثر اقدامات کرے گی۔

ناندیڑ دیہی پولیس کی بڑی کاروائی

غیر قانونی ریت نکالنے والوں سے 24.25 لاکھ کا سامان ضبط

ناندیڑ، 20 جون:(ورق تازہ نیوز) ناندیڑ ضلع میں جاری آپریشن کریک ڈاؤن" کے تحت ناندیڑ دیہی پولیس نے دریائے گوداوری کے کنارے غیر قانونی طور پر ریت نکال کر اس کی چوری چھپے فروخت کرنے والے عناصر کے خلاف بڑی کارروائی انجام دیتے ہوئے 24 لاکھ 25 ہزار روپے مالیت کا سامان ضبط کیا ہے۔پولیس کے مطابق 20 جون کی رات تقریباً 10:12 بجے مکندے شیوار میں دریائے گوداوری کے کنارے غیر قانونی ریت نکالنے کی خفیہ اطلاع موصول ہوئی تھی۔اس اطلاع کی بنیاد پر پولیس ٹیم نے موقع پر چھاپہ مارا۔پولیس کو دیکھتے ہی وہاں موجود دو نامعلوم افراد فرار ہوگئے۔یہ کارروائی ضلع پولیس سپرنٹنڈنٹ اویناش کمار، ایڈیشنل پولیس سپرنٹنڈنٹ ارچنا پاٹل، ایڈیشنل پولیس سپرنٹنڈنٹ سورج گرو اور سب ڈویژنل پولیس آفیسر پرشانت شندے کی رہنمائی میں انجام دی گئی۔پولیس نے کارروائی کے دوران 20 تیرتے ہوئے بیڑے (ترافے) جن پر تقریباً 40 براس ریت موجود تھی، چار انجن اور پانچ براس ریت برآمد کی۔ضبط شدہ سامان کی مجموعی مالیت 24 لاکھ 25 ہزار روپے بتائی گئی ہے۔پولیس کے مطابق ضبط شدہ 20 بیڑوں اور چار انجنوں کو قانونی کارروائی کے تحت موقع پر ہی تلف کر دیا گیا جبکہ بیڑوں پر موجود ریت کو دوبارہ دریا میں بہادیا گیا۔اس کے علاوہ دریا کے کنارے ذخیرہ کی گئی پانچ براس ریت بھی ضبط کر لی گئی۔اس معاملے میں ناندیڑ دیہی پولیس اسٹیشن میں دو نامعلوم افراد کے خلاف ** بھارتیہ نیائے سنہتا (BNS) ** اور دیگر متعلقہ قوانین، ماحولیات تحفظ قانون اور عوامی املاک کو نقصان پہنچانے سے متعلق دفعات کے تحت مقدمہ درج کر لیا گیا ہے۔اس کامیاب کارروائی میں پولیس انسپکٹر اومکانت چنچولکر، سب انسپکٹر وینکٹ کسمے اور دیگر پولیس اہلکاروں نے اہم کردار ادا کیا۔ضلع پولیس سپرنٹنڈنٹ اویناش کمار نے کارروائی انجام دینے والی پوری ٹیم کی ستائش کرتے ہوئے انہیں مبارکباد پیش کی اور کہا کہ ضلع میں غیر قانونی ریت نکالنے اور قدرتی وسائل کی لوٹ مار کے خلاف کارروائیاں آئندہ بھی جاری رہیں گی۔

ناندیڑ میں سول ڈیفنس بنیادی تربیتی پروگرام

کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر

ناندیڑ، 20 جون : ناندیڑ ریلوے ڈویژن کی تاریخ میں پہلی مرتبہ چھ روزہ سول ڈیفنس (ناغریک سرکشن) بنیادی تربیتی پروگرام کا کامیاب انعقاد کیا گیا۔یہ تربیتی پروگرام 15 جون سے 20 جون 2026 تک ناندیڑ کے ڈویژنل ریلوے منیجر جناب پردیپ کالے کی منظوری اور رہنمائی میں منعقد ہوا۔جنوبی وسطی ریلوے کی سول ڈیفنس تنظیم کے زیر اہتمام منعقدہ اس تربیتی پروگرام کا مقصد سول ڈیفنس رضا کاروں کو ہنگامی حالات سے نمٹنے، امدادی کارروائیوں اور مؤثر ردعمل کے لیے مزید تیار کرنا تھا۔پروگرام کے دوران آگ سے تحفظ، بنیادی طبی امداد (بیسک لائف سپورٹ)، ریسکیو اور انخلاء کی تکنیکوں اور ڈیزاسٹر مینجمنٹ کے موضوعات پر نظری اور عملی تربیت فراہم کی گئی۔اس موقع پر سکندرآباد اور ناندیڑ کے تجربہ کار تربیت کاروں نے مختلف ہنگامی صورتحال سے نمٹنے کے عملی مظاہرے پیش کیے، جن سے شرکاء کو قیمتی تجربہ حاصل ہوا۔تربیتی پروگرام کی کامیابی میں ناندیڑ سول ڈیفنس شعبہ کے ڈویژنل ایمرجنسی آفیسر جناب سرینواس سوریہ ونشی نے مؤثر رابطہ کاری اور انتظامی ذمہ داریاں بخوبی انجام دیں۔اس کے علاوہ سول ڈیفنس انسپکٹر مہارودر ڈگولے، اتم جادھو، شیواجی سوتارے اور سکندرآباد سے آئے ہوئے سینئر سول ڈیفنس انسپکٹر سدھیر بابو، عبدالحکیم اور رام بابو نے بھی خصوصی تعاون کرتے ہوئے تربیت یافتگان کو ہنگامی حالات میں مؤثر خدمات انجام دینے کے لیے تیار کیا۔اختتامی تقریب ناندیڑ کے ڈی آر ایم کانفرنس ہال میں منعقد ہوئی۔اس موقع پر ڈویژنل ریلوے منیجر جناب پردیپ کالے نے تربیت حاصل کرنے والے رضا کاروں کے جذبے اور لگن کی ستائش کرتے ہوئے کہا کہ آفات اور ہنگامی حالات سے مؤثر انداز میں نمٹنے کے لیے جسمانی فٹنس، مسلسل تیاری اور باقاعدہ مشق انتہائی ضروری ہے۔تقریب میں سینئر ڈویژنل سیکیورٹی کمشنر جناب دیپ چندر آریہ اور جنوبی وسطی ریلوے مزدور یونین (SCRMU) ناندیڑ کے سکریٹری ٹی مانی کمار بھی موجود تھے۔مقررین نے سول ڈیفنس رضا کاروں کے کردار کو عوامی خدمت اور آفات کے انتظام میں نہایت اہم قرار دیا۔تمام مہمانوں نے تربیت کامیابی سے مکمل کرنے والے شرکاء کو مبارکباد پیش کی اور اس امید کا اظہار کیا کہ حاصل کردہ علم اور عملی مہارتیں نہ صرف ریلوے انتظامیہ بلکہ معاشرے کی ہنگامی حالات سے نمٹنے کی صلاحیت کو بھی مزید مضبوط بنائیں گی۔تقریب کے اختتام پر تربیت یافتگان میں انعامات اور یادگاری تحائف تقسیم کیے گئے جبکہ شکریہ کی ادائیگی کے ساتھ پروگرام اختتام پذیر ہوا۔

پربھنی میں ہنومان مندر کے سامنے بڑا حادثہ 5 تا 7 / افراد جاں بحق

پربھنی، 20 جون :(ورق تازہ نیوز) مہاراشٹر کے ضلع پربھنی کے یشواڑی گاؤں میں واقع مشہور ہنومان مندر کے سامنے زیرِ تعمیر سبھا منڈپ (ہال) کی چھت اچانک منہدم ہونے سے ایک بڑا سانحہ پیش آیا۔حادثے میں 5 سے 7 افراد کے جاں بحق ہونے جبکہ 30 سے زائد افراد کے زخمی ہونے کی اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔تفصیلات کے مطابق ہفتہ کی سہ پہر تقریباً 3:30 بجے مندر میں کیرتن اور مہاپرساد کا پروگرام جاری تھا، جس کے باعث بڑی تعداد میں عقیدت مند وہاں موجود تھے۔اسی دوران زیرِ تعمیر سبھا منڈپ کی چھت اور ستون اچانک گر پڑے، جس سے موقع پر بھگدڑ مچ گئی اور متعدد افراد ملبے تلے دب گئے۔ابتدائی اطلاعات کے مطابق حادثے کے وقت 30 سے 40 افراد ملبے میں پھنس گئے تھے۔اطلاع ملتے ہی ضلع انتظامیہ، پولیس اور ریسکیو ٹیمیں جائے حادثہ پر پہنچ گئیں اور فوری طور پر امدادی کارروائیاں شروع کر دی گئیں۔ریسکیو اہلکاروں نے متعدد افراد کو ملبے سے زندہ نکال کر قریبی اسپتالوں میں منتقل کیا، جہاں ان کا علاج جاری ہے۔حادثے پر مہاراشٹر کے وزیر اعلیٰ Devendra Fadnavis نے گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے جاں بحق افراد کے اہل خانہ کو پانچ لاکھ روپے فی کس مالی امداد دینے کا اعلان کیا ہے۔انہوں نے زخمیوں کے بہتر علاج کے لیے بھی انتظامیہ کو ضروری ہدایات جاری کی ہیں۔فی الحال امدادی اور راحت رسانی کا کام جاری ہے، جبکہ انتظامیہ حادثے کی وجوہات کا جائزہ لے رہی ہے۔حکام کے مطابق مکمل ریسکیو آپریشن کے بعد ہی جاں بحق اور زخمی افراد کی حتمی تعداد واضح ہو سکے گی۔

مدکھیڑ پولیس کی غیر قانونی ریت نکالنے والوں کے خلاف بڑی کاروائی

ناندیڑ:ضلع ناندیڑ کے مدکھیڑ پولیس اسٹیشن کی جانب سے غیر قانونی ریت (بالو) نکالنے اور اس کی چوری کے خلاف بڑی کارروائی انجام دی گئی۔ پولیس نے گوداوری ندی کے پاتر سے غیر قانونی طور پر ریت نکالنے کے لیے استعمال کی جانے والی 11 فائبر کشتیاں اور 3 انجن کشتیاں ضبط کر کے انہیں موقع پر ہی دھماکہ خیز مادے (جیلیٹن) کی مدد سے تباہ کر دیا۔ضبط شدہ سامان کی مالیت تقریباً 2 کروڑ 90 لاکھ روپے بتائی گئی ہے۔پولیس کے مطابق 20 جون 2026 کو خفیہ اطلاع موصول ہوئی تھی کہ مدکھیڑ تعلقہ کے مالکوٹھا اور ٹُھجرا شیوار کے قریب گوداوری ندی کے پاتر میں کچھ افراد فائبر اور انجن کشتیوں کے ذریعے غیر قانونی طور پر ریت نکال رہے ہیں۔اطلاع کی بنیاد پر پولیس انسپکٹر دھیرج دتاتریہ چوہان کی قیادت میں ایک خصوصی ٹیم نے موقع پر چھاپہ مار کارروائی کی۔کارروائی کے دوران پولیس نے دیکھا کہ کئی کشتیاں ندی کے راستے مالکوٹھا کی جانب جا رہی تھیں۔ پولیس نے آفاتِ سماوی انتظامیہ کی کشتی کے ذریعے ان کا تعاقب کیا، تاہم ملزمان پولیس کو دیکھتے ہی کشتیاں ندی میں چھوڑ کر فرار ہوگئے۔پولیس کو موقع سے 11 فائبر اور 3 انجن کشتیاں برآمد ہوئیں۔ چونکہ یہ کشتیاں ندی کے پاتر سے باہر نکالنا ممکن نہیں تھا اور ان سے ماحولیاتی و حفاظتی خدشات لاحق تھے، اس لیے متعلقہ ضابطوں کے تحت جیلیٹن کے ذریعے انہیں موقع پر ہی دھماکے سے تباہ کر دیا گیا۔اس معاملے میں بھارتیہ نیائے سنہتا کی دفعات 303(2)، 3(5) اور مہاراشٹر ریونیو ایکٹ 1966 کی دفعات 47 اور 48 کے تحت مقدمہ درج کیا گیا ہے۔پولیس نے اس کیس میں گنیش پاٹول اوبالے، بھرت ڈھسے گے (مالو پاٹیل)، کچرو جادھو عرف پپو مستری، کاماجی بھرکڑے، مادھو سوموارے، گیانیشور کلسے، ببن خانسولے سمیت 8 ملزمان کو نامزد کیا ہے، جبکہ دو نامعلوم افراد کی بھی تلاش جاری ہے۔یہ کارروائی ناندیڑ کے سپرنٹنڈنٹ آف پولیس ابھیناش کمار کی ہدایت پر انجام دی گئی۔ پولیس نے بتایا کہ غیر قانونی ریت نکالنے اور اس کی چوری کے خلاف آئندہ بھی سخت کارروائیاں جاری رہیں گی۔ اس کامیاب کارروائی پر سپرنٹنڈنٹ آف پولیس نے ٹیم کی ستائش کی ہے۔

نیٹ امتحان کے پیشِ نظر مسافر ٹرینوں میں اضافی جنرل ڈبے لگانے کا فیصلہ

ناندیڑ، 19 جون: نیٹ (NEET) امتحان کے لیے سفر کرنے والے طلبہ اور دیگر مسافروں کی ممکنہ بڑھتی ہوئی بھیڑ کو مدنظر رکھتے ہوئے جنوبی وسطی ریلوے کے ناندیڑ ڈویژن نے چند منتخب مسافر ٹرینوں میں ایک اضافی جنرل ڈبہ جوڑنے کا فیصلہ کیا ہے۔ریلوے انتظامیہ کے مطابق 21 جون بروز اتوار منعقد ہونے والے نیٹ امتحان کے سبب مختلف علاقوں سے بڑی تعداد میں طلبہ امتحانی مراکز تک سفر کریں گے۔اس دوران مسافروں کی سہولت اور اضافی رش کو سنبھالنے کے لیے متعلقہ ٹرینوں میں اضافی جنرل کوچ شامل کیا جا رہا ہے۔ریلوے حکام کا کہنا ہے کہ اس اقدام سے طلبہ کو امتحانی مراکز تک آسان، محفوظ اور نسبتاً آرام دہ سفر کی سہولت میسر آئے گی، جبکہ عام مسافروں کو بھی بھیڑ بھاڑ سے نجات ملے گی۔

جن ٹرینوں میں اضافی جنرل ڈبہ لگایا جائے گا ان میں :

- ٹرین نمبر 57651 حضوری صاحب ناندیڑ منماڑ (20 جون 2026)
- ٹرین نمبر 57652 منماڑ حضوری صاحب ناندیڑ (21 جون 2026)
- ٹرین نمبر 57653 پورنا عادل آباد (20 اور 21 جون 2026)
- ٹرین نمبر 57654 عادل آباد پرلی وائجناتھ (21 اور 22 جون 2026)
- ٹرین نمبر 57655 پرلی وائجناتھ اکولہ (21 اور 22 جون 2026)
- ٹرین نمبر 57656 اکولہ پورنا (22 اور 23 جون 2026)

شعبۂ تعلقات عامہ، جنوبی وسطی ریلوے ناندیڑ ڈویژن کی جانب سے جاری بیان میں کہا گیا ہے کہ ریلوے انتظامیہ مسافروں کو محفوظ، آسان اور معیاری سفری سہولیات فراہم کرنے کے لیے مسلسل کوشاں ہے۔نیٹ امتحان کے دوران طلبہ اور مسافروں کی سہولت کے لیے اضافی ڈبے جوڑنے کا فیصلہ اسی سلسلے کی ایک اہم کڑی ہے۔ریلوے انتظامیہ نے طلبہ اور مسافروں سے اپیل کی ہے کہ وہ اس خصوصی سہولت سے بھرپور استفادہ کریں اور اپنے سفر کی منصوبہ بندی پیشگی کر لیں۔

غیر مجاز پانی نکالنے والوں کے خلاف

فوجداری مقدمات درج ہوں گے" کلکٹر کا انتباہ

ڈیموں میں صرف 31.40 فیصد قابلِ استعمال پانی ذخیرہ

ناندیڑ، 20 جون:(ورق تازہ نیوز)ضلع میں رواں سال متوقع مقدار میں بارش نہ ہونے کے باعث آبی ذخائر، تالابوں اور دیگر پانی کے ذخائر کی سطح تیزی سے کم ہو رہی ہے، جبکہ کئی مقامات پر پانی کے ذرائع خشک ہونے کے قریب پہنچ گئے ہیں۔اس صورتحال کے پیش نظر پینے کے پانی کی دستیابی برقرار رکھنے کے لیے انتظامیہ مختلف اقدامات کر رہی ہے، تاہم پینے کے پانی کے لیے محفوظ رکھے گئے تالابوں، بندھاروں، آبی ذخائر اور دیگر ذرائع سے موٹر، برقی پمپ یا دیگر آلات کے ذریعے غیر قانونی طور پر پانی نکالے جانے کی شکایات موصول ہو رہی ہیں۔اسی لیے ایسے عناصر کے خلاف سخت کارروائی کا انتباہ ضلع کلکٹر راہول کردیلے نے دیا ہے۔ضلع کے آبی ذخائر کی صورتحال بھی تشویشناک بنتی جا رہی ہے۔18 جون 2026 کی رپورٹ کے مطابق ناندیڑ ضلع کے 104 چھوٹے اور درمیانے آبی منصوبوں میں مجموعی ذخیرہ کرنے کی صلاحیت 87.805 دَلکھمی ہے، جس میں سے صرف 39.228 دَلکھمی یعنی 40.31 فیصد قابلِ استعمال پانی موجود ہے۔گزشتہ سال اسی دن یہ ذخیرہ 01.251 دَلکھمی (51.34 فیصد) تھا۔انتظامیہ کے مطابق پانی کے ذخائر میں یہ کمی مستقبل میں پانی کی شدید قلت کی نشاندہی کرتی ہے۔زیرِ زمین پانی اور عوامی پینے کے پانی کے ذرائع سے غیر قانونی پانی نکالنے کی وجہ سے عام شہریوں کے پانی کی فراہمی متاثر ہو رہی ہے اور پینے کے پانی کا مسئلہ مزید سنگین بنتا جا رہا ہے۔اسی لیے انتظامیہ نے اس معاملے میں سخت موقف اختیار کیا ہے۔مہاراشٹر لینڈ ریونیو کوڈ 1966 اور مہاراشٹر اریگیشن ایکٹ 1976 کے تحت سرکاری یا عوامی پینے کے پانی کے ذرائع سے بغیر اجازت پانی نکالنا غیر قانونی ہے۔اسی طرح بھارتیہ نیائے سنہتا (BNS) 2023 کے تحت عوامی مفاد کو نقصان پہنچانے والے اقدامات کے خلاف کارروائی کی گنجائش موجود ہے۔ضلع کلکٹر راہول کردیلے نے کہا کہ پینے کے پانی کو سب سے زیادہ ترجیح دی جا رہی ہے اور گرام پنچایت، محکمہ مال، پولیس، محکمہ آبپاشی اور دیگر متعلقہ محکمے غیر قانونی پانی نکالنے کے معاملات پر کڑی نظر رکھیں اور فوری کارروائی کریں۔اگر کہیں غیر مجاز پانی نکالتے ہوئے پایا گیا تو متعلقہ برقی پمپ ضبط کیے جائیں گے، بجلی کی فراہمی منقطع کی جائے گی اور ذمہ دار افراد کے خلاف جرمانے کے ساتھ فوجداری مقدمات بھی درج کیے جائیں گے۔ضلع کلکٹر راہول کردیلے نے عوام، کسانوں اور دیہاتیوں سے اپیل کی ہے کہ وہ پینے کے پانی کے ذرائع کا تحفظ کریں اور اگر کہیں غیر قانونی طور پر پانی نکالے جانے کا معاملہ سامنے آئے تو اس کی اطلاع فوری طور پر تحصیل دفتر، گرام پنچایت یا ضلع انتظامیہ کو دیں تاکہ پانی کے بحران پر قابو پایا جا سکے۔

سوامیتوا یوجنا کے تحت اسکولوں کی جائیداد کو ملے گا قانونی تحفظ

ناندیڑ، 20 جون:ضلع پریشد اسکولوں کی املاک کے تحفظ اور ان کی قانونی رجسٹریشن کے عمل کو تیز کرنے کے مقصد سے ضلع پریشد اسکولوں کی زمینوں کے لیے سوامیتوا سرٹیفکیٹ حاصل کرنے کے موضوع پر ایک خصوصی ورکشاپ کا انعقاد کیا گیا۔یہ ورکشاپ ضلع پریشد ناندیڑ کے یشونت راؤ چوہان سبھا گھر میں جوش وخروش کے ساتھ منعقد ہوئی۔یہ ورکشاپ چیف ایگزیکٹیو آفیسر میگھنا کاؤلی کے تصور اور ایڈیشنل چیف ایگزیکٹیو آفیسر کی پہل پر منعقد کی گئی، جس میں ضلع کے پہلے مرحلے میں شامل 100 اسکولوں کے ہیڈ ماسٹروں نے شرکت کی۔اس موقع پر سوامیتوا یوجنا کے تحت اسکولوں کی املاک کے لیے ملکیت نامہ (ملکت پترکہ) نمبر حاصل کرنے کے طریقۂ کار پر تفصیلی رہنمائی فراہم کی گئی۔ورکشاپ کے آغاز میں ناندیڑ تعلقہ کے چِکھلی گاؤں کی ضلع پریشد اسکول کا سوامیتوا سرٹیفکیٹ بطور نمونہ تیار کیا گیا، جس کے ذریعے اس مہم کا باقاعدہ آغاز ہوا۔اس اقدام سے اسکولوں کی زمینوں کی قانونی رجسٹریشن کے عمل کو مزید تقویت ملے گی۔اس موقع پر محکمہ تعلیم کی افسر وندنا پھوٹانے اسکولوں کی املاک کے اندراج اور تحفظ کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔جبکہ محکمہ اراضی ریکارڈ کے افسران کھڑے، ڈاکے اور آشتوش نے سوامیتوا سرٹیفکیٹ حاصل کرنے کے مراحل، ضروری دستاویزات اور تکنیکی امور کے بارے میں تفصیلی معلومات فراہم کیں۔ورکشاپ میں ڈپٹی ایجوکیشن آفیسر پرگیا بھورے، اکاؤنٹس آفیسر نیل کنٹھ پاچنگے، اسسٹنٹ ایڈمنسٹریٹو آفیسر راگھویندر مدنورکر، سمگر باندھکام محکمہ کے ایگزیکٹیو انجینئر عبید خان، ضلع کے گروپ ایجوکیشن آفیسران اور محکمہ تعمیرات کے جونیئر انجینئرز بھی موجود تھے۔پروگرام کا ابتدائی خطاب راگھویندر مدنورکر نے کیا جبکہ نظامت کے فرائض دھننجے گملوار نے انجام دیے۔مقررین نے اس امید کا اظہار کیا کہ اس ورکشاپ کے نتیجے میں ضلع پریشد اسکولوں کی املاک کی رجسٹریشن کے عمل میں تیزی آئے گی۔

ٹی ای ٹی امتحان میں مسلم خواتین امیدواروں کو

حجاب اور دوپٹہ پہننے کی اجازت دی جائے: آئیٹا مہاراشٹر کا مطالبہ

ناندیڑ، (راست) آل انڈیا آئیڈیل ٹیچرس ایسوسی ایشن (آئیٹا) مہاراشٹر کی ایشو کمیٹی نے ریاستی امتحانی کونسل، مہاراشٹر سے مطالبہ کیا ہے کہ 28 جون 2026 کو منعقد ہونے والے مہاراشٹر ٹیچر اہلیت امتحان (MAHA TET) میں مسلم خواتین امیدواروں کو حجاب اور دوپٹہ پہن کر امتحان میں شرکت کی اجازت دی جائے۔آئیٹا مہاراشٹر کی جانب سے ریاستی رابطہ کار شیخ عبداللہ نے کمشنر، ریاستی امتحانی کونسل کو ایک تفصیلی مکتوب روانہ کیا ہے۔مکتوب میں کہا گیا ہے کہ امتحان کے لیے جاری کردہ ہدایات میں سر، گردن اور چہرہ ڈھانپنے والی اشیاء پر پابندی عائد کی گئی ہے، جس سے مسلم خواتین امیدواروں میں تشویش پائی جا رہی ہے۔آئیٹا مہاراشٹر نے اپنے مکتوب میں واضح کیا ہے کہ حجاب اور دوپٹہ مسلم خواتین کی مذہبی شناخت، ثقافتی روایات اور آئینِ ہند کے تحت حاصل مذہبی آزادی کا حصہ ہیں۔لہٰذا انہیں امتحان میں شرکت کے دوران حجاب یا دوپٹہ پہننے کی اجازت دی جانی چاہیے۔تنظیم نے یہ بھی تجویز پیش کی ہے کہ امتحانی مراکز پر خواتین عملے کے ذریعے شناختی جانچ اور ضروری تلاشی کا انتظام کیا جائے تاکہ امتحان کی شفافیت اور سلامتی برقرار رہے اور ساتھ ہی امیدواروں کے مذہبی جذبات اور آئینی حقوق کا بھی مکمل احترام ہو۔آئیٹا مہاراشٹر ایشو کمیٹی نے ریاستی امتحانی کونسل سے اپیل کی ہے کہ وہ اس معاملے پر سنجیدگی اور ہمدردی کے ساتھ غور کرتے ہوئے فوری طور پر مناسب ہدایات جاری کرے، تاکہ مسلم خواتین امیدوار بغیر کسی ذہنی دباؤ کے امتحان میں شرکت کر سکیں۔

12 ویں بین الاقوامی یوگا ڈے سے پہلے دنیا بھر میں بھارتی مشن تیار

بیجنگ-20/جون-ایم این این-12 ویں بین الاقوامی یوگا ڈے کی الٹی گنتی شروع ہونے کے ساتھ ہی دنیا بھر میں ہندوستانی سفارت خانے اور مشن تقریبات کا انعقاد کر رہے ہیں، جس میں عالمی سطح پر ہزاروں پریکٹیشنرز اور شائقین شامل ہیں۔ایکس پر ایک پوسٹ میں، چین میں ہندوستانی سفارت خانے نے بیجنگ میں جشن کی جھلکیں شیئر کیں جہاں بہت سارے لوگوں نے یوگا سیشن میں سرگرمی سے حصہ لیا۔" چٹائیاں پھیلی ہوئی ہیں، حرکت میں ہے، توجہ مرکوز ہے- بیجنگ میں یوگا کے 12 ویں بین الاقوامی دن کی تقریبات سے مزید جھلکیاں، جس کا اہتمام ہندوستان کے سفارت خانے نے کیا ہے۔

اعلان عام

میرے مؤکل سید مظہر ولد سید حسن ، ساکن لکشمی نگر، مال ٹیکڑی روڈ، ناندیڑ، موبائل نمبر 9657931818 کی فراہم کردہ معلومات اور اختیارات کے مطابق یہ اعلان عام عوام اور متعلقہ افراد کی اطلاع کے لیے جاری کیا جاتا ہے۔

میرے مؤکل نے پٹھان ماجد خان ولد نظیر خان ساکن لکشمی نگر، مال ٹیکڑی روڈ، ناندیڑ کی ملکیت اور قبضہ میں موجود پلاٹ نمبر H-4 خریدنے کے خواہشمند ہیں۔مذکورہ پلاٹ کا رقبہ مشرق تا مغرب 47 فٹ 3 انچ اور شمال تا جنوب 30 فٹ ہے، جس کا کل رقبہ 1419 مربع فٹ ہے۔یہ پلاٹ سروے نمبر 117 /B کی زرعی زمین پر واقع ہے اور حیدر باغ نمبر 02، ناندیڑ میں موجود ہے۔

مذکورہ پلاٹ کی حدود درج ذیل ہیں: مشرق میں: 20 فٹ چوڑی سڑک • مغرب میں: ننھو صاحب کی فروخت کردہ زمین • جنوب میں: پلاٹ نمبر 05 • شمال میں: پلاٹ نمبر 03

مذکورہ پلاٹ پر فروخت کنندہ کا حقِ ملکیت اور قبضہ ہبہ نامہ دستاویز نمبر 549/ 2019 مورخہ 16.01.2025 اور لنک رجسٹری نمبر 3073/ 2009 مورخہ 15.04.2019 کے مطابق قائم ہے۔

میرے مؤکل نے مذکورہ پلاٹ کی مستقل خریداری کے لیے پلاٹ کے مالک و فروخت کنندہ کے ساتھ ایک سودا چٹھی (معاہدۂ خرید وفروخت) انجام دیا ہے اور بطور بیعانہ کچھ رقم ادا بھی کی جا چکی ہے۔باقی رقم ادا کر کے جلد ہی رجسٹرڈ فروخت نامہ (سیل ڈیڈ) اپنے حق میں منتقل کروایا جائے گا۔

لہٰذا مذکورہ حدود کے اندر واقع پلاٹ کے سلسلے میں اگر کسی شخص یا ادارے کا کوئی حق، دعویٰ، سابقہ معاہدہ، سودا چٹھی، رہن نامہ، قرض یا کسی بھی نوعیت کا مالی بوجھ موجود ہو تو وہ اس عوامی اعلان کی اشاعت کی تاریخ سے 7 دن کے اندر تحریری اعتراض مع دستاویزات میرے دفتر کے درج ذیل پتے پر جمع کرائیں یا بذریعہ ڈاک ارسال کریں۔مقررہ مدت کے بعد موصول ہونے والے کسی بھی اعتراض کو قابل قبول نہیں سمجھا جائے گا اور میرے مؤکل مذکورہ پلاٹ کی خریداری کی قانونی کارروائی مکمل کر لیں گے۔یہ اعلان صرف اطلاعِ عام کے لیے جاری کیا جا رہا ہے۔

مورخہ: 19.06.2026

ایڈوکیٹ قاضی ظہیر الدین صدیقی۔موبائل: 9325621390

اعلان دہندہ: سید مظہر ولد سید حسن ساکن: لکشمی نگر، مال ٹیکڑی روڈ، ناندیڑ۔ 9657931818

پرنٹر پبلیشر ، پروپرائٹر محمد تقی نے علینہ پرنٹرس اسماعیل مارکیٹ چوک بازار ناندیڑ 431604 سے طبع کر کے 229-6-4 بڑی درگاہ، گاڑی پورہ ناندیڑ 431604 سے شائع کیا۔ ایڈیٹر : محمد نقی *(پریس اینڈ رجسٹریشن آف بکس ایکٹ 1867 کے مطابق اخبار میں شائع خبروں اور دیگر مشمولات کے لئے ذمہ دار)

Printed,published and owned by Mohammad Taqui .Printed at Aleena Printers,Ismail Market,Chowk Bazaar, Nanded-431604 and published at 4-6-229,Badi Dargah,Gadipura, Nanded-431604. Editor:Mohammad Naqui

POSTAL RGN.NO.NND/303/2024-2026 Mobile 8055362952-9325610858 Office:Near Masjid-e- Osman Gani Mohammadia colony, Mal Tekdi Road,NANDED - کسی بھی قابل اعتراض تحریر کیلئے قانونی چارہ جوئی صرف ناندیڑ کی عدالت میں ہوگی